﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 15/دسمبر 2017ء | 26 ربیع الاوّل 1439 ہجری قمری — 15/فتح 1396 ہجری شمسی | شمارہ 50

عفو کا طلبگار

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کسی بات پر سخت کلامی ہوگئی۔تھوڑی دیر بعد دونوں بزرگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور اپنی غلطی کی معافی مانگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استغفار کی درخواست کرنے لگے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب لَوۡ کُنۡتُ مُتَّخِذًا خَلِیۡلًا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ کی زمین میں مبعوث فرمایا اور ان کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اور ان کے خلیفوں کا سلسلہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اور ان کے مشابہ کردیا تا کہ یہ سلسلہ اُس سلسلہ کا مددگار ہو اور اس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے۔

الباب الثانی

’’پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہوا ے دانشمندو! کہ خدا نے قرآن شریف میں یہ ذکر کیا کہ اس نے پہلی اُمّتوں کے ہلاک کردینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔اور اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ کو بنایا۔پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے جو ڈرتا ہو۔پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ کی زمین میں مبعوث فرمایا اور ان کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اور ان کے خلیفوں کا سلسلہ حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اور ان کے مشابہ کردیا تا کہ یہ سلسلہ اُس سلسلہ کا مددگار ہو اور اس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے۔اور اگر تو چاہے تو اس آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ [تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے۔(النور: 56)] کو پڑھ لے اور اپنے ہوا و ہوس کا پیرو مت بن۔کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اِس اُمّت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو اُن خلیفوں کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں۔اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس اُمّت کے اور اگلی اُمّتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی۔پس ہم ان پر اجمالی طور پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں۔مگر ہم قرآن کی نصّ کے رُو سے اس بات پر مجبور ہوگئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اِسی اُمّت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے۔اور تُو قرآن میں ایسا فکر کر جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔پس سورۂ نور کو غور سے پڑھ تا کہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحۃ:7) کی آیت پڑھ اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں اگر تو دیکھتا اور سنتا ہے۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گزرا اور انہوں نے تقویٰ کو ترک کیا۔پس جس وقت کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گزرے وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو برگزیدہ کیا تھا۔خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا [☆حاشیہ۔مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔پھر اس کے حق میں کہا گیا جو کہا گیا۔اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائے گا۔پس یہود کو دو ذلّتیں پہنچیں۔ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے خارج کردیئے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی اور دوسری ذلّت اور عذاب بادشاہوں کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اِس وقت تک اور اس میں اہل علم اور عارفوں کے لئے نشان ہیں۔منہ] اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ فرمایا جو فرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تا کہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے۔پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی اُمّتوں کو ہلاک کیا تھا اور پھر خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اَور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور سعید و رشید بیٹا مکہ معظّمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم رسولِ خدا اور حبیبِ خدا ہیں کہ بحر و برّ کے فساد کے وقت مبعوث ہوئے اور مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے تا کہ لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں۔خدا کا سلام اور درود ہو ان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور درجات بلند عطا کئے جائیں‘‘۔

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 66 تا 71۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

آپ میں سے ہر ایک کو پنجوقتہ نماز کو زندگی کا نصب العین بنانا چاہئے۔نوجوان خدّام اور بڑی عمر کے اطفال کو ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔غضّ بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور بُرے ارادوں سے پاک رکھیں۔یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کرسکتے ہیں۔

پھر ہر عہدیدار کو اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔کسی احمدی کو متکبر، جھگڑالو اور غصیلا نہیں ہونا چاہئے

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

لندن

MA 21-09-2017

پیارے خدام واطفال بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر نہایت باعث مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ شرکاء پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔میں اس موقعہ پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ المومنون میں کامیاب مومنوں کی کچھ صفات کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں۔لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔یاد رکھیں کہ آپ سب احمدی خدام ہیں۔

آپ اپنے اجلاسات اور اجتماعات کے موقعہ پر یہ عہد دہراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔اس کے لئے ہر ایک کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کو یقینی بنانا چاہئے کیونکہ یہ وہ روحانی نور ہے جو ہمیں حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھاتا ہے۔قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ کامیاب مومن خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔اس لئے آپ میں سے ہر ایک کو پنجوقتہ نماز کو زندگی کا نصب العین بنانا چاہئے اور جس حد تک ممکن ہو نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے کیونکہ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے زیادہ ہے۔باجماعت نماز وحدت و یگانگت کا ذریعہ بن جاتی ہے اور جماعت مومنین کی اجتماعیت اور قوت کو ظاہر کرتی ہے۔

پھر آپ کے اجتماعات ایک دوسرے سے نیکی اور تقویٰ میں مسابقت والے ہونے چاہئیں۔نوجوان خدّام اور بڑی عمر کے اطفال کو ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال بھی عام ہوتا جارہا ہے۔اگر کسی چیز یا کام کے نقصان دہ اثرات ذہن پر پڑتے ہوں تو قرآن مجید کے مطابق وہ لغو شمار ہوگا اور مومنوں کا یہ وصف ہے کہ وہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔اسی طرح اپنی عفّت وحیا کو قائم رکھنا مردوں پر بھی فرض ہے۔انہیں یہ حکم ہے کہ وہ غضّ بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں۔اسلام کا ہر اصول انتہائی پُرحکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔غضِّ بصر سے اسلام نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔پس یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کرسکتے ہیں۔

پھر ہر عہدیدار کو اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔کسی احمدی کو متکبر، جھگڑالو اور غصیلا نہیں ہونا چاہئے۔احمدی خدّام ہمارے روحانی لشکر کی دوسری صف میں شامل ہیں۔آپ نے ایک روز پہلی صفوں میں آنا ہے۔آپ کو بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔کسی بھی جماعتی خدمت کو معمولی نہ سمجھیں۔اس کو عظیم سعادت اور فضل الٰہی سمجھیں۔دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کریں۔اس طرح ہر مجلس میں ایسے مستعد لوگ پیدا ہوجائیں گے جو اپنے وقت، مال اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔پس آپ کو اپنی ذمہ داریاں محنت، لگن اور دیانتداری سے ادا کرنی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ باہمی بھائی چارے کا تعلق مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ہر قائد اور ناظم کا خدام واطفال سے براہ راست تعلق ہونا چاہئے۔ان کی مدد اور راہنمائی کے لئے میسر رہنا چاہئے اور انہیں جماعت کے قریب لانا چاہئے۔

پس تمام خدّام واطفال کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 28 اکتوبر 2017ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب (ابن مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب آف ریڈنگ۔یُوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب (ابن مکرم خواجہ عنایت اللہ صاحب آف ریڈنگ۔یُوکے)

21 اکتوبر 2017ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔چونڈہ پاکستان سے تعلق تھا اور 2003ء میں یُوکے آئے تھے۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔نمازوں کے پابند، اطاعت گزار، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے، بہت نیک، صالح اور باوفا انسان تھے۔آپ کو کتب سلسلہ خود خرید کر پڑھنے کا شوق تھا اس لئے آپ کے پاس کتب کا ایک بڑا ذخیرہ موجود تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم ملک رشید احمد ریحان صاحب (آف ربوہ)

18 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔خلافت کے ساتھ بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔حضور کے خطبات باقاعدگی کے ساتھ سنتے تھے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ (اصلاح وارشاد مرکزیہ) کے والد تھے۔

(2) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (Durham۔کینیڈا)

4 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے نانا حضرت محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے تھے۔خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم نوید سہیل صاحب (ابن مکرم حاجی ذوالفقار حسین صاحب۔لالیاں)

31 جولائی 2017ء کو 25 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 2007ء میں بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔شدید مخالفت کے باوجود احمدیت پر ثابت قدم رہے۔چندہ جات میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

(4) مکرمہ رفعت جہاں آراء صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مرحوم۔دارالرحمت وسطی۔ربوہ)

30 جولائی 2017ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نمازوں کی پابند، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔لجنہ کے پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

....

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 22 نومبر 2017ء بروز بدھ بوقت 12 بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر مکرمہ مبارکہ رفیق صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد باجوہ صاحب مرحوم آف نارتھ ویلز۔یوکے) کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ مبارکہ رفیق صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رفیق احمد باجوہ صاحب مرحوم آف نارتھ ویلز۔یُوکے)

16 نومبر 2017ء کو 74 سال کی عُمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن مہار صاحب کی بیٹی، مکرم چوہدری عزیز احمد

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

سورۃ النحل کا ایک خاص مضمون

سیّد میر محمود احمد ناصر

قرآن شریف میں 114 سورتیں ہیں اور اگرچہ ان تمام سورتوں میں یکسانیت اور وحدانیت ہے اور تمام سورتیں توحید کے مضمون کے گرد گھومتی ہیں مگر ساتھ ہی بعض سورتوں میں بعض مضامین پر خاص زور بھی ہے اور جہاں ہر سورۃ باقی تمام سورتوں سے بنیادی مضامین میں اشتراک رکھتی ہے وہاں ہر سورۃ کا ایک امتیاز بھی ہے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ کا امتیاز یہ ہے کہ سات آیتوں پر مشتمل یہ سورۃ قرآن شریف کے خلاصہ اور عطر کا مقام رکھتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورۃ فاتحہ پڑھی اس نے گویا سارا قرآن پڑھ لیا۔

سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، اور سورۃ المائدہ میں دو مضامین بہت نمایاں ہیں۔ ایک تو وہ عقائد اور وہ اعمال جو اسلامی شریعت کا حصّہ ہیں اور جن کو ماننا اور جن پر عمل کرنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ دوسرے وہ دو اقوام جن سے کئی صدیوں تک مسلمانوں کو مقابلہ کرنا پڑا اور آج بھی یہ مقابلہ جاری ہے یعنی یہود و نصاریٰ۔ ان چاروں سورتوں میں اشتراک کے ساتھ ان میں کچھ امتیاز بھی ہے۔ سورۃ بقرہ میں یہود پر زور ہے، آل عمران میں نصاریٰ پر زور ہے، سورۃ النساء میں کمزور طبقات کے حقوق کا خصوصی ذکر ہے، سورۃ المائدہ میں کھانے پینے کے بارہ میں حلّت و حرمت کا ذکر ہے، سورۃ الانعام میں توحید پر زور ہے اور شرک کی جملہ اقسام کا اور شرک سے پیدا ہونے والی تمام مضرات کا ذکر ہے اور سورۃ الاعراف میں انبیاء کے چار ادوار کا ذکر ہے۔ پہلا دَور حضرت آدمؑ اور ان کے معاً بعد زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جب ابتدائی تمدّن کی تعلیم دی گئی۔ حضرت آدمؑ سے حضرت موسیٰؑ تک قُریٰ کی طرف بھیجے جانے والے انبیاء کا خصوصی ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے ذکر سے بنی اسرائیل کی طرف آنے والے انبیاء کا خصوصی ذکر ہے۔ اور پھر قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا (الاعراف:159) کہہ کر نبوت اور رسالت کے اپنے معراج پر پہنچنے کا ذکر ہے۔ اس طرح 114 سورتوں میں گہرے اشتراک کے ساتھ ساتھ ان کے باہمی امتیازات کا بھی بیان ہے۔

سورۃ النحل میں اگرچہ باقی تمام سورتوں سے گہرا اشتراک ہے مگر ساتھ ہی اس سورۃ کا ایک امتیازی مضمون نعماء الٰہی کا بیان ہے۔ سورۃ کے شروع میں ہی چند نعماء الٰہی کا خاص تذکرہ کیا گیا ہے جو اس طرح ہے۔

✽ پہلی نعمت جو اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اس کا ذکر سورۃ کی چوتھی آیت سے شروع ہو جاتا ہے۔ فرماتا ہے: خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ (النحل:4) اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمائی ہے مگر یہ بِالۡحَقِّ ہے۔ یعنی یہ تخلیق بھی بامقصد ہے۔ اس کے ساتھ ہی فرما دیا تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ کہ وہ اس شرک سے بہت بلند ہے جس کا لوگ ارتکاب کرتے ہیں۔ (شروع مضمون میں ذکر ہوا تھا کہ ہر سورۃ دوسری سورتوں سے یہ اشتراک رکھتی ہے کہ ہر سورۃ کے مضامین توحید کے مضمون کے گرد گھومتے ہیں۔)

✽ دوسری نعمت خود انسان کی تخلیق ہے اور نہ صرف تخلیق بلکہ اس کا زبردست ارتقاء ہے۔ فرماتا ہے خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ (النحل:5) کہ اس نے انسان کو بظاہر ایک حقیر پانی کے قطرہ سے پیدا فرمایا مگر اس کی نشوونما کو ایسے ارتقائی مراحل سے گزارا فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ پھر وہ بڑی واضح دلیل اور حجّت کے ساتھ دوسروں پر غالب آجاتا ہے۔

✽ تیسری بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی وہ حیوانات کی شکل میں ہے۔ فرماتا ہے وَالۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا (النحل:6) اور اس نے چارپایوں کو پیدا کیا ہے۔ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ تمہارے لئے اس میں حرارت غریزی کا سامان ہے اور بہت سے منافع ہیں۔ اور ان میں بعض کا گوشت تم کھاتے ہو۔ ان میں زینت کا سامان بھی ہے اور وہ تمہارے سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہاری سواری کے کام بھی آتے ہیں اور زینت کے بھی اور آئندہ اللہ تعالیٰ ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔

✽ چوتھی نعمت وہ پانی ہے جو اللہ تعالیٰ بادل سے تمہارے لئے اتارتا ہے ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ مِّنۡہُ شَرَابٌ وَّ مِنۡہُ شَجَرٌ فِیۡہِ تُسِیۡمُوۡنَ (النحل:11) وہی ہے جو تمہارے لئے بادل میں پانی نازل کرتا ہے تمہارے لئے پینے کا سامان بھی ہے اور اس سے وہ نباتات ہوتی ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو۔ یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِہِ الزَّرۡعَ وَ الزَّیۡتُوۡنَ وَ النَّخِیۡلَ وَ الۡاَعۡنَابَ وَ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ (النحل:12) وہ اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور اور دوسرے ہر قسم کے پھل پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں ایک نشان پایا جاتا ہے۔

✽ پانچویں نعمت جس کا ذکر سورۃ النحل کے شروع میں ہے وہ دن اور رات اور سورج اور چاند اور ستاروں کو مسخّر کرنا ہے۔ فرماتا ہے وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ وَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ وَ النُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِہٖ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (النحل:13) اور اس نے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام پر لگایا ہے اور ستارے بھی اس کے حکم سے کام پر مامور ہیں۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

✽ پھر اس سے ایک اگلی آیت میں ایک اور بہت بڑی نعمت کا ذکر ہے فرماتا ہے وَ ہُوَ الَّذِیۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡکُلُوۡا مِنۡہُ لَحۡمًا طَرِیًّا وَّ تَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡہُ حِلۡیَۃً تَلۡبَسُوۡنَہَا وَ تَرَی الۡفُلۡکَ مَوَاخِرَ فِیۡہِ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ (النحل:15) وہی ہے جس نے سمندر کو کام پر لگایا ہے تاکہ تم اس سے تروتازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور نکالو جو تم پہنتے ہو اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ اس میں (پانی کو) پھاڑتے ہوئے چلتی ہیں اور تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم شکر کرو۔

✽ ان عظیم نعمتوں کو گنتے ہوئے پھر ایک عظیم نعمت کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے وَ اَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ وَ اَنۡہٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ۔ وَ عَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجۡمِ ہُمۡ یَہۡتَدُوۡنَ (سورۃ النحل 16-17) کہ اس نے زمین میں پہاڑ رکھے ہیں کہ تم ان کے نتیجہ میں غذا پاؤ (یا اس لئے کہ وہ چکرا نہ جائے) اور دریا رکھے ہیں اور شاہراہیں تاکہ تم راستہ پاؤ۔ اور راستوں کے لئے کچھ اور نشانیاں بھی بلکہ ستاروں کے ذریعہ بھی لوگ راستہ پاتے ہیں۔

✽ اور ان نعمتوں کے ذکر کے بعد فرماتا ہے:
وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (سورۃ النحل:19) کہ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تو ان کا شمار نہیں کرسکو گے۔ (تمہاری اس کمزوری پر تمہیں کوئی سزا نہیں) اللہ تعالیٰ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

✽ اور آیت 90–91 میں سب سے بڑی روحانی نعمت کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے وَ یَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ شَہِیۡدًا عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَجِئۡنَا بِکَ شَہِیۡدًا عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ وَنَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ۔ اور اس دن کو بھی یاد کرو جس دن ہر قوم کے اندر خود ان میں سے ایک گواہ کھڑا کرینگے اور اے رسول تمہیں ان سب پر گواہ اور نگران بنا کر لائیں گے۔

اور ہم نے یہ کتاب تم پر اتاری ہے تاکہ ہر بات کو کھول کر بیان کردے۔ اور تمام لوگوں کے لئے رہنمائی ہے اور رحمت ہے اور فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کے لئے بشارت ہے۔

اگلی آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کتاب کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے وہ نہایت اعلیٰ تعلیم بھی بیان فرمادی۔

✽ شروع سورۃ میں ان نعماء الٰہی کے ذکر کے بعد مضمون آگے بڑھتا ہے اور آیت 70 میں ایک عظیم الشان مادی نعمت کا ذکر ہوتا ہے اور آیت 90 میں سب سے عظیم روحانی نعمت کا ذکر ہوتا ہے۔ آیت نمبر 70 میں جس عظیم مادی نعمت کا ذکر ہے وہ بھی ایک رنگ کی وحی کا نتیجہ ہے۔ فرماتا ہے وَ اَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ تو پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے بتائے ہوئے طریقوں پر جو تیرے لئے آسان کئے گئے ہیں چل۔ ان کے بطن سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں ان میں لوگوں کے لئے شفاء ہے جو لوگ سوچ اور فکر سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں یقیناً کئی نشان ہیں۔

شہد کے تذکرہ پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ”خدا تعالیٰ نے اسے شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کہا ہے۔ واقعی عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے۔ یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے۔“ (البدر جلد 3 نمبر 7 صفحہ 3 کالم 2 مورخہ 16 فروری 1904ء)

✽ سورۃ النحل میں نعماء الٰہی کے تذکرہ کے بعد شہد کی عظیم نعمت کا جو مادی بیماریوں کے لئے شفا ہے، قرآن شریف کا ذکر ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ یعنی یہ کتاب ہم نے اس لئے تجھ پر نازل کی کہ تا ہر ایک دینی صداقت کو کھول کر بیان کردے اور تا یہ بیانِ کامل ہمارا ان کے لئے جو اطاعت الٰہی اختیار کرتے ہیں موجب ہدایت و رحمت ہو۔ (ترجمہ۔ آیت از براہین احمدیہ (براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 225 حاشیہ تصنیف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام)

✽ اس بیان کے بعد قرآن شریف کا ایک نہایت لطیف بیان ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ یَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ الۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ۔ جس کا مفہوم ’کشتی نوح‘ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم اُن کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں ... اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے۔ خدا سے عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی فرمانبرداری کرنا۔ اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کرلینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور خدا سے اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی یہ ہے کہ اُس کی عبادت نہ تو بہشت کی طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے۔ تب بھی جوشِ محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30–31 تصنیف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام)

✽ سورۃ النحل میں امتیازی رنگ میں نعماء الٰہی کے تذکرہ کے بعد یہ مضمون اپنے جوبن پر پہنچتا ہے کہ مادی نعماء میں سے شہد اور روحانی نعماء میں سے قرآن کا خصوصی ذکر ہے اور مادی نعمت شہد کے بیان میں اس کا فائدہ شفا بتایا گیا ہے اور روحانی سب سے بڑی نعمت قرآن کا فائدہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ وَ اِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی بتایا گیا ہے۔ گویا مخلوق اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے تین درجات کا لطیف بیان ہے۔

سورۃ کے آخر میں نعماء الٰہی کے تذکرہ کے سلسلہ میں تین لطیف نکات بیان ہیں جو درج ذیل ہیں۔

(1) اگر انسانوں کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نعماء نازل کی ہیں تو حلّت و حرمت کا مضمون بھی تو قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے اور بعض چیزوں سے منع کیا گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ حرمت مقرر کرکے انسانوں کو کسی نعمت سے محروم تو نہیں کیا گیا۔ قرآن شریف کا کئی جگہ یہ دستور ہے کہ سوال کا ذکر کئے بغیر ہی اگر کوئی سوال کسی مضمون پر پیدا ہوسکتا ہو تو اس کا جواب بیان فرما دیتا ہے۔ چنانچہ نعماء کے تذکرہ کے بعد یہ سوال پیدا ہوسکتا تھا کہ پھر بعض چیزیں حرام کیوں کی گئیں تو اس کا جواب دے دیا۔ فرماتا ہے: فَکُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاشۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاہُ تَعۡبُدُوۡنَ۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَ الدَّمَ وَ لَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَ مَاۤ اُہِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰہِ بِہٖ (النحل:115-116)

پس اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں حلال اور طیب دیا ہے اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو (سورۃ النحل کی نعمت کا مضمون یہاں بھی موجود ہے۔) اللہ نے تو صرف تم پر مردار حرام کیا ہے اور خون

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ عید الاضحیٰ

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے، اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کر کے انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بن سکتا ہے اور یہ خصوصیت صرف اور صرف انسان کو دی گئی ہے حتی کہ ملائکہ کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ فرشتوں کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اس نے اسے ایک ایسا مقصد پیدائش دیا ہے جس کو حاصل کر کے وہ خدا تعالیٰ کے بہت ہی پیاروں میں شامل ہو سکتا ہے بلکہ اس مرتبہ و مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پس خوش قسمت ہے انسان کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر کے اپنی باقی مخلوق سے افضل کر دیا۔ خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا، وہ پکارنے والا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کے بعد پھر اپنے وعدے کے مطابق ایک مُنادی ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے بعض اہم نصائح

عید تو خوشی کا نام ہے اور خوشی دل کے اطمینان، دل کی راحت سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے اور ہونا چاہئے۔ خوشی بھی اسی کو حاصل ہو گی اور حقیقی عید بھی اسی کی ہو گی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہو گا کیونکہ تمام قسم کی راحتوں، خوشیوں، عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے۔ پس یہی سچائی ہے جس کو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خطبہ عید الاضحیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ستمبر 2016ء بمطابق 13 تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہم اس بات کو قرآن کریم میں پڑھتے بھی ہیں اور اس کو ہماری تقریروں اور خطبات میں بار بار بیان بھی کیا جاتا ہے۔ مَیں نے بھی شاید دسیوں مرتبہ اس حوالے سے بات کی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57)۔ اور نہیں پیدا کیا جنّ و انس کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبودیت اختیار کریں۔ یعنی انسان کی پیدائش کا اگر کوئی مقصد ہے تو یہی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کامل بندگی اختیار کرے۔ کامل عبد بنے۔

عبد بننا کیا ہے؟ یَعْبُدُوْنِ کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معنی ہیں کہ کامل غلامی اور تمام تر طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ خدمت گزاری، عبادت کا حق ادا کرنا۔ یعنی ایسی عبادت جو دل کی گہرائی سے ہو، اور پیار سے ہو بوجھ نہ بنے۔ ایسا پیار جو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی سے نہ ہو۔ کامل فرمانبرداری اور تذلّل اختیار کرنا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بے شمار مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذمہ مختلف کام لگائے ہوئے ہیں اور وہ سب اپنے اپنے دائرے میں اپنے کام کر رہے ہیں۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کر رہے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں انسان ہے اس کو بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں نے تمہارے سپرد ایک کام کیا ہے۔ وہ کام کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانو۔ اس مقصد کو حاصل کرو جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے، جو تمہاری پیدائش کا مقصد ہے۔ لیکن کتنے انسان ہیں جو اس بات پر عمل کرتے ہیں۔ دنیا کے باقی انسانوں کو تو چھوڑیں، ہم مسلمانوں میں سے دیکھتے ہیں کہ کتنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے کامل فرمانبرداری، اطاعت اور دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک خاص پیار کا جذبہ لئے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر ہم اعداد و شمار اکٹھے کریں تو بہت کم ایسے ہوں گے۔ بلکہ رسمی طور پر اوپرے دل کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بہت کم ہیں۔ اکثریت تو نمازیں ہی نہیں پڑھتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ دوسری اشیاء کے سپرد ایک کام کیا گیا اور وہ اسے سرانجام دے رہی ہیں اور نافرمانی نہیں کر رہیں۔ لیکن انسان کو واضح طور پر بتایا گیا کہ تمہاری زندگی کا ایک مقصد ہے جو خدا تعالیٰ نے تمہارے سامنے رکھا ہے جسے تم نے پورا کرنا ہے لیکن انسان اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی کرتا ہے۔ گویا دوسری مخلوق اور اشیاء اپنے سپرد کام کو فرمانبرداری سے کر رہی ہیں لیکن انسان میں وہ فرمانبرداری نہیں ہے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے صرف انسان کو ہی حق دیا کہ وہ اپنی مرضی کر سکتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے اپنے مقصد پیدائش کو سمجھے جو کامل تذلّل اختیار کرنا اور مکمل طور پر خشوع اور عاجزی دکھانا اور اپنی تمام محبت اپنا تمام پیار اور اپنے تمام تعلقات خدا کے لئے ہی کر دینا ہے۔ برائیوں اور تکبر کو مکمل طور پر چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پھر خدا تعالیٰ بھی انسان پر جھکتا ہے اور اس کی طرف آتا ہے اور اسے اپنی محبت اور پیار سے نوازتا ہے۔ گویا انسان کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے نافرمانی اور فرمانبرداری کے دو دائرے دے دیئے۔ اور انسان کا مقصد پیدائش بتا کر یہ کہا کہ میری اطاعت اور فرمانبرداری کے دائرے میں رہو گے تو میرے کامل عبد بنتے ہوئے میرے انعامات کے بھی وارث بنو گے جن کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس میں بڑھتے چلے جاؤ گے۔ جبکہ دوسری مخلوق کا صرف ایک دائرہ ہے جس کے اندر رہ کر اس نے وہ کام کرنا ہے۔ اس لئے اس کے پاس سوائے فرمانبرداری کے اور کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں۔ جب کوئی دوسرا راستہ نہیں تو پھر ان کے لئے ثواب اور انعام بھی نہیں ہے۔ ان میں یہ طاقت اور مادہ ہی نہیں کہ دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کریں۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت صرف انسان میں رکھی ہے کہ اس کے پاس دو راستے ہیں جنہیں وہ اختیار کر سکتا ہے۔ ایک اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کا، خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا، اس کے لئے تذلّل اختیار کرنے کا۔ اور دوسرا اس مقصد کو پورا نہ کر کے اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل ہو کر اس کی عبودیت سے باہر نکل کر عبدِ شیطان بننے کا۔ اور اس کے نتیجہ میں پھر انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا بھی مستحق بنتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے، اس کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کر کے انسان اللہ تعالیٰ کا حقیقی عابد بن سکتا ہے اور یہ خصوصیت صرف اور صرف انسان کو دی گئی ہے حتی کہ ملائکہ کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ فرشتوں کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر احسان ہے کہ اس نے اسے ایک ایسا مقصد پیدائش دیا ہے جس کو حاصل کر کے وہ خدا تعالیٰ کے بہت ہی پیاروں میں شامل ہو سکتا ہے بلکہ اس مرتبہ و مقام پر پہنچ سکتا ہے جہاں فرشتے بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پس خوش قسمت ہے انسان کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر کے اپنی باقی مخلوق سے افضل کر دیا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مَیں نے جو تمہیں طاقتیں اور صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور جو دماغ اور سوچ میں نے تمہیں عطا کی ہے جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی گئیں اسے میرے پیار، میری فرمانبرداری، میرے لئے کامل اطاعت، میری عبادت میں خرچ کرو گے اور اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرو گے تو میرا پیار حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہوا ہے کہ اچھائی اور برائی کے کس راستے کو اس نے چننا ہے۔ برائیاں یا دنیاوی کششیں انسان کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ بعض دفعہ آزمائش کے طور پر یہ سامنے آ جاتی ہیں۔ بعض دفعہ انسان نیکیوں پر چل رہا ہوتا ہے کوئی ایسی چیز راستے میں آ جاتی ہے جو اسے اس راہ سے بھٹکانے والی ہو۔ اور آجکل کی دنیا میں تو قدم قدم پر ایسی چیزیں ہیں جو ایک نیکیوں پر چلنے والے کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں یا کھینچنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اگر انسان ان سے بچ جائے اور اسے اپنا مقصد پیدائش یاد آ جائے تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کو بہت نوازنے والا ہے اس دنیاوی کوشش سے بچنے والے کے بھی درجات بڑھا دیتا ہے۔ لیکن انسان کو مقصدِ پیدائش بتا کر سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے فرستادے بھیجتا ہے، اپنے پکارنے والے بھیجتا ہے جو بندوں کو ان کے مقصد پیدائش کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ جو انسانوں کو برائیوں میں گرنے سے بچاتے ہیں اور بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو انسانوں کو صراط مستقیم سے پھسلنے سے بچاتے ہیں۔ جو نیکی اور بدی کی تمیز سے انسان کو آگاہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یوں فرماتا ہے جو ایک دعا کے رنگ میں بھی ہے کہ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ (آل عمران:194)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بتایا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان تعصب سے پاک ہو کر اور ہر قسم کی ضد سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، بے چین ہو کر اللہ تعالیٰ سے نمازوں میں دعا مانگے تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حق کھولے گا۔ لیکن صاف دل ہونا، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا یہ انتہائی ضروری ہے۔

بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی آپ کی زندگی میں خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی فرمائی۔ یہ سلسلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا تھا آج بھی قائم ہے۔ نیک فطرت لوگوں کی اللہ تعالیٰ رہنمائی بھی فرماتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے سعید فطرت اور حق کے متلاشی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی طرف رہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا بیان۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24؍نومبر 2017ء بمطابق 24؍نبوت 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بتایا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر انسان تعصب سے پاک ہو کر اور ہر قسم کی ضد سے پاک ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، بے چین ہو کر اللہ تعالیٰ سے نمازوں میں دعا مانگے تو چالیس دن نہیں گزریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس پر حق کھولے گا۔ لیکن صاف دل ہونا، ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا یہ انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ دلوں میں کینہ رکھیں، غضب رکھیں یا نیک پاک سوچ نہ رکھیں وہ ہمیشہ یہی کہیں گے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خوابوں میں رہنمائی نہیں کی یا آپ کے خلاف بتایا۔ بہرحال جو پاک دل ہو کے ایسا کرتے ہیں ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ملتی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی آپ کی زندگی میں خوابوں کے ذریعہ سے رہنمائی فرمائی۔

چنانچہ ایک مجلس میں ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بتلایا گیا کہ آپ سچے ہیں۔ اس شخص کی ارادت ایک فقیر کے ساتھ تھی۔ کسی فقیر کا وہ مرید تھا جو کہ داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ دوسرے دن اس نے بتایا کہ خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولیٰ ہے۔ تو اس پہ پہلے فقیر نے کہا کہ مولانا کہا ہو گا کہ وہ تیرا اور میرا ہم سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا کہ ''آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈّی ہوتی ہے۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو، مان لو۔

پھر ایک اَور شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور کے ردّ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تُو تو ردّ لکھتا ہے''۔ (خلاف لکھ رہا ہے) ''اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔'' (ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو اللہ تعالیٰ سعید فطرت لوگوں کو غلط کام سے بچانے کے لئے یہ بھی رہنمائی فرما دیتا ہے۔ وہ مخالف تھا۔ اس نے آپ کے خلاف لکھنا چاہا لیکن شاید اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کو پسند تھی اس لئے خواب میں اسے اس بات سے روک دیا گیا۔

یہ سلسلہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا تھا آج بھی قائم ہے۔ نیک فطرت لوگوں کی اللہ تعالیٰ رہنمائی بھی فرماتا ہے اور جب وہ رہنمائی کے لئے اس کے آگے جھکتے ہیں تو بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پتا بھی نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما رہا ہوتا ہے کہ مسیح موعود آ گئے۔ بعض دفعہ بعض لوگوں کے علم میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے بارے میں رہنمائی فرمائے جانے کا ایک واقعہ مالی جو مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے اس میں ایک شخص کے ساتھ اس طرح ہوا۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ مصطفیٰ دِیالو (Diallo) صاحب نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ایک بہت ہی خوبصورت گھر میں ہیں۔ گھر کے ایک طرف پانی چل رہا ہے جس میں ایک سفید رنگ کے بزرگ کی تصویر ہے جنہوں نے پگڑی پہنی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خواب کے کچھ عرصے بعد وہ اپنے ایک دوست کی طرف گئے تو ان کے گھر اسی بزرگ کی تصویر دیکھی۔ انہوں نے اپنے دوست سے تصویر والے بزرگ کے متعلق پوچھا تو اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہ امام مہدی ہیں۔ چنانچہ موصوف نے اپنی خواب سنائی اور احمدیت کے متعلق مزید معلومات چاہیں۔ اس پر احمدی دوست نے کہا کہ آج ہمارا ماہانہ اجلاس عام ہے آپ میرے ساتھ چلیں وہاں مبلغ سے آپ ہر قسم کے سوال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اجلاس میں شامل ہوئے اور اجلاس کے بعد احمدی ہونے کا اعلان کیا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ یہ سچائی میرے تمام بہن بھائی بھی قبول کریں۔ اس لئے میں گھر جا کر اپنے بہن بھائیوں کو اس سے آگاہ کروں گا اور کل سب کے ساتھ انشاء اللہ بیعت کروں گا۔ چنانچہ اگلے روز سحری کے وقت جب تمام بہن بھائی اکٹھے ہوئے تو انہوں نے احمدیت کے متعلق اپنا خواب بتایا اور ساتھ ہی باقیوں کو بھی بیعت کرنے کا کہا جس پر سب بہن بھائیوں نے اُن کو برا بھلا کہا اور کہا کہ تمہیں یہ نیا مذہب اختیار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو ضرور بیعت کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد وہ کچھ دیر کے لئے لیٹے، سو گئے، نیند آ گئی۔ تو خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو سورۃ الحجر کی آیات 30 تا 33 پڑھنے کی نصیحت کر رہے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ مشن ہاؤس آئے اور بہن بھائیوں کو اپنا رؤیا بیان کیا اور ساتھ ہی خواب کی تعبیر پوچھی۔ اس پر مربی صاحب نے انہیں قرآن کریم کی متعلقہ آیات نکال کے دکھائیں جن میں آدم کی تخلیق کے بعد فرشتوں کے سجدہ کرنے اور ابلیس کی نافرمانی کا ذکر ہے۔ چنانچہ انہیں بتایا گیا کہ آج صبح جو واقعہ گزرا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ رہنمائی ہے کہ آپ کا بیعت میں آنا دراصل فرشتوں والا طرزِ عمل اختیار کرنا ہے۔ موصوف نے اسی وقت باقاعدہ بیعت کر لی اور جماعت میں شامل ہوئے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کے بڑے فعّال رکن ہیں۔

اسی طرح آئیوری کوسٹ کے شہر گراں لاؤ (Grand Lahou) کے نو مبایع دوست گو نے

آدما(Kone Adama) خواب کی بناء پر اپنی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں نماز پڑھنے کے لئے مسجد گیا ہوں۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ میں نماز پڑھنے کے لئے ایک طرف اپنی جائے نماز بچھاتا ہوں تو اچانک ایک شخص آ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ مَیں کس فرقے سے تعلق رکھنے والا مسلمان ہوں اور مجھ سے میری جائے نماز لے لیتا ہے۔ میں اسے جواب دیتا ہوں کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ اس پر وہ شخص مجھے احمدیہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کا کہتا ہے۔ چنانچہ یہ خواب دیکھ کر کہتے ہیں میری تسلی ہوگئی اور میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح یمن کی ایک خاتون جمیلہ صاحبہ ہیں۔ ان کے قبول احمدیت کا واقعہ ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جماعت احمدیہ سے تعارف سے بہت عرصہ قبل مَیں سعودی عرب میں تھی جہاں میرا رجحان صوفی ازم کی طرف ہو گیا اور حضرت عبدالقادر جیلانی کی تالیفات مجھے بہت پسند آئیں۔ ان کے بیان کردہ طریق خلوت پر عمل کر کے مجھے کسی قدر سکون ملتا اور روحانیت کا احساس ہوتا۔ اس کا طریق یہ تھا۔ یہ کس طرح عبادت یا ذکر کرتی تھیں کہ سوسو مرتبہ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد ایک ایک ہزار بار درود شریف اور استغفار کیا جاتا تھا۔ یہ وہ صوفیوں کا طریق تھا۔ کہتی ہیں اِنہی خلوت کے ایام میں ایک رات مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک چاند نما بہت بڑا استارہ زمین پر نازل ہوا ہے اور زمین پر چل پھر رہا ہے اور پھر چھت کے راستے وہ ہمارے گھر میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔ مَیں خائف اور حیران تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔ چندروز بعد ہی مَیں نے ایک اور خواب میں پانچ مزید ستارے دیکھے جو قطار بنائے زمین پر چل رہے تھے لیکن وہ پہلے دیکھے گئے ستارے سے حجم میں چھوٹے تھے۔ وہ جمیلہ صاحبہ تو اتنی واضح نہیں لیکن غالب یہی ہے کہ جو پہلا ستارہ تھا وہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہوگا باقی پھر پانچ خلفاء۔ بہرحال کہتی ہیں کہ پھر جب ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کے بارے میں پتا چلا تو اس کے بارے میں جاننے کی پیاس بڑھتی چلی گئی۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی محبت پیدا ہو کر بڑھنے لگی اور مجھے اس بات کا مکمل یقین ہو گیا کہ آپ ہی امام الزمان ہیں۔ اسی اثناء میں مَیں نے پروگرام الحوار المباشر میں سنا کہ حضرت امام مہدی کی صداقت کے بارے میں تحقیق کرنے والوں کو استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرنی چاہئے۔ کہتی ہیں چنانچہ بتائے گئے طریق کے مطابق میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور سو گئی۔ اسی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکّۃ المکرّمہ میں لوگوں کے جَمِّ غفیر میں ہوں۔ لوگ اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑے ہو کر گردنیں لمبی کرتے ہوئے ایک شخص کو دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسے میں کوئی بآوازِ بلند کہتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا امام آ گیا ہے۔ اے لوگو! امام مہدی آ گیا ہے۔ مَیں بھی اس سمت دیکھنا شروع کر دیتی ہوں حتی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک اونچے مقام پر سب کے سامنے نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان کا چہرہ بدر منیر کی مانند چمک رہا تھا۔ آنکھوں میں حزن کی کیفیت تھی۔ جب میں نے بغور ان کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو بعینہٖ وہ اسی امام مہدی اور مسیح موعود کا چہرہ تھا جسے میں نے ایم ٹی اے پر دیکھا تھا۔ یہ دیکھتے ہی میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور میں بشدّت رونا شروع کر دیتی ہوں۔ جب میں یہ رؤیا دیکھ رہی تھی اس وقت میرا خاوند جاگ رہا تھا۔ یہ سوئی ہوئی تھیں اور خواب دیکھ رہی تھیں۔ خاوند قریب ہی اس وقت جاگ رہا تھا۔ اس نے مجھے جگا کر کہا کہ تم بہت درد کے ساتھ رو رہی تھی۔ مَیں جاگی تو میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں اس رؤیا کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ حق یہی ہے کہ یہ شخص امام الزمان ہے۔ چنانچہ مَیں نے اس امام کی بیعت کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ یمن کی ہیں اور سب جانتے ہیں کہ آجکل یمن کے حالات بہت خراب ہیں اور ان کے سمندری اور ہوائی راستے بھی ہمسایہ ملک سعودی عرب نے بند کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کی امداد جانے پر وہاں روکیں ڈالی جا رہی ہیں۔ معصوم بچے، عورتیں، بوڑھے خوراک نہ ہونے کی وجہ سے اور علاج کی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور وجہ یہی ہے کہ آنے والے امام کو نہیں مانتے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات پھیرے اور یہ آزادی اور آسانی کے سانس لینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

بعض نیک فطرت دل سے احمدیت کو سچا سمجھنے کے باوجود بعض وجوہ کی بناء پر بیعت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو بیعت کر کے باقاعدہ جماعت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس بارے میں مالی سے ہی کائی ریجن کے معلّم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست عبدالحیٔ جابی صاحب کے ایک قریبی دوست کی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اچانک وفات ہوگئی۔ انہوں نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے اسی فوت شدہ دوست کے ساتھ بس میں سفر کر رہے ہیں اور ان کے دوست ان سے کہتے ہیں کہ تم جس جماعت میں داخل ہو رہے ہو وہ سچی جماعت ہے۔ مَیں بھی اسی جماعت میں شامل ہو رہا ہوں۔ عبدالحیٔ جابی صاحب باقاعدگی سے ہمارا ریڈیو سنتے تھے اور دل سے احمدی تھے مگر ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن اس خواب کے بعد انہوں نے فون کر کے کہا کہ میں کائی شہر سے کافی دُور رہتا ہوں۔ آپ کا ریڈیو سنتا ہوں۔ تبلیغ سنتا ہوں۔ میں نے اس طرح خواب دیکھی ہے۔ میری بیعت قبول کرلیں اور آج سے میں احمدی ہوں۔

پھر مصر کے ایک دوست محمود غریب صاحب ہیں۔ کہتے ہیں نو سال کی عمر سے مَیں خواب میں ایک بارعب آواز سنتا جس کی بازگشت میرے کانوں میں گونجتی رہتی۔ میں اسے سمجھ نہ سکتا تھا لیکن اس کو سن کر میں ڈر جاتا تھا۔ پھر جب 2010ء میں میرا ایم ٹی اے العربیۃ سے تعارف ہوا تو اس پر شریف عودہ صاحب اور اسد موسیٰ عودہ صاحب کی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات سنے تو فوراً سمجھ گیا کہ یہی وہ آواز تھی جو میں نو سال کی عمر میں اپنے خوابوں میں سن رہا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد مَیں نے ایم ٹی اے مزید شغف کے ساتھ دیکھنا شروع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام اور آپ کے قصائد میرے دل پر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا تصور کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میرے سامنے آ جاتی۔ ایک روز مَیں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آ رہی تھی۔ میں نے اسے مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں تجھے خدا کی قَسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے خود بتاؤ کہ کیا تم اپنے دعوے میں سچے ہو یا نہیں؟ اس کے بعد کہتے ہیں میں کام پہ چلا گیا۔ شام کو جب واپس آیا اور فوراً ٹی وی آن کر کے ایم ٹی اے لگایا تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پڑھا جا رہا تھا کہ یَا قَوْمِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ وَاُشْھِدُ رَبِّیْ اَنِّیْ مِنَ اللّٰہِ۔ یعنی اے میری قوم! مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ مَیں خدا کی طرف سے ہوں اور مَیں اپنے رب کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ کہتے ہیں کہ یہ سنتے ہی مَیں اپنے گھٹنوں کے بل گر گیا اور بے اختیاری کے عالَم میں ٹی وی پر سے ہی حضور علیہ السلام کی تصویر کے بوسے لیتے ہوئے عَلَیْکَ السَّلَامُ۔ عَلَیْکَ السَّلَامُ کہنا شروع کر دیا۔ یوں ایک لمحے میں احمدیت ہی میرا سب کچھ ہو گیا اور پھر انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر اردن کے ایک دوست جمیل سرحان صاحب ہیں۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ 1992ء میں جب اُمّتِ مسلمہ کو مختلف مسائل اور مشکلات کا سامنا تھا تو مَیں رات دن یہ سوچتا تھا کہ خیرِ اُمّت کے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ اور عجیب بات ہے کہ خیرِ اُمّت ہونے کے باوجود مسلمان تفرقہ اور انحطاط کا شکار ہیں اور آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ میرے اندر سے آواز آتی کہ ہمارا دین تو ایسا نہیں ہے جیسا نظر آ رہا ہے۔ یقیناً کوئی ایسی بات ہے جس سے اُمّت غفلت برت رہی ہے۔ کہتے ہیں ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ راستے پر اکیلا کھڑا ہوں جو سیدھا اور پختہ ہے۔ اتنے میں ایک ماڈرن مرسڈیز کار آتی ہے اور اس میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر ایک شخص بیٹھا ہے جو مجھے کار چلانے کا حکم دیتا ہے۔ مَیں ڈرائیور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ میرے دل میں ڈالا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ مجھے خوف سا آنے لگا۔ گاڑی چلی تو راستے میں اچانک بہت سے سیاہ چہروں والے لوگ ظاہر ہوئے اور راستے کے دونوں طرف لائن بنا کر کھڑے ہو گئے اور ان کے پاس معمولی سا اسلحہ بھی تھا۔ پھر انہوں نے ہم پر فائرنگ کر دی لیکن ہمیں کوئی گولی نہیں لگی اور بالکل محفوظ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ کہتے ہیں کہ رؤیا میں ہی مَیں گاڑی کھڑی کرتا ہوں تو حضرت امام مہدی علیہ السلام مجھے فرماتے ہیں کہ نیچے اتر آؤ اور گاڑی کی ڈِگی کھولو۔ میں نیچے اتر کر کھولتا ہوں تو وہاں لکڑی کا ایک خوبصورت صندوق ہوتا ہے جس میں ایک پانچ سالہ بچہ ہوتا ہے جو بہت خوبصورت ہے۔ وہ بچہ مجھے دیکھنے لگتا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو خواب سے بہت خوش تھا اور دل میں کہا کہ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ نئی گاڑی سے مراد زندگی کا نیا سفر ہے۔ سیاہ شکل والے جو ہم پر فائرنگ کرتے ہیں ان سے مراد اس نئے سفر سے دشمنی کرنے والے اقوال و افعال ہیں جن کا کوئی اثر نہیں ہوگا اور خوبصورت صندوق میں اسرار محفوظ کئے جاتے ہیں اور پانچ سال کے بچے سے مراد کچھ بشارات ہیں جو پانچ سال کے عرصے میں پوری ہوں گی۔ کہتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی خواب کی یہ تعبیر سمجھی اور وہ اس طرح ظاہر ہوئی کہ جماعت احمدیہ سے تعارف کے بعد میری زندگی کا نیا سفر شروع ہو گیا اور خلافت خامسہ کے عہد مبارک میں مجھے جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں مَیں اپنے گاؤں میں اکیلا احمدی تھا اور جونہی میں نے امام مہدی کے ظہور کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب میرے دشمن ہو گئے۔ مساجد سے میرے کفر کے فتوے جاری ہونے لگے۔ پھر میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اس سفر کی تکمیل کے لئے مجھے ساتھی عطا فرمائے تو خدا تعالیٰ نے مجھے ایسے نیک اور اچھے لوگ مہیا فرما دیئے جنہیں مَیں جانتا بھی نہ تھا اور وہی میرے حقیقی عزیز واقارب ٹھہرے۔

پھر ایک دوست محمد عبداللہ صاحب ہیں جو سیریا کے ہیں اور آجکل کینیڈا میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں ایک سیلزمَین کی جاب کرتا تھا۔ میرے گاہکوں میں سے ایک شخص کے بیٹے سے میرا تعارف ہوا۔ یہ

نوجوان احمدی تھا۔ اس سے تعلق بڑھا تو اس نے مجھے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اس کے تجدیدی مفاہیم کے بارے میں بتایا۔ اس نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ دیا۔ میں اس کتاب کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور اس میں پائی جانے والی معقول باتیں بہت پسند آئیں۔ پھر تقریباً ایک سال تک مَیں جماعت کی مختلف کتب پڑھتا رہا۔ نیز ایم ٹی اے العربیہ بھی دیکھنا شروع کر دیا۔ ایک سال کے مطالعہ اور ایم ٹی اے دیکھنے اور جماعت کے عقائد کا موازنہ کرنے کے بعد میرے دل میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی خواہش جنم لینے لگی۔ لیکن میں اپنی باطنی طہارت کے حوالے سے اپنے آپ کو اس پاکیزہ جماعت کے قابل نہ سمجھتا تھا اور اس مقام تک پہنچنے کی راہوں سے نا آشنا تھا۔ لہٰذا میں نے اپنے اس دوست سے کہا کہ مجھے بعض احمدیوں سے ملوا دو۔ اس نے اپنے گھر پر ہی چند احمدیوں کے ساتھ ملاقات کا بندوبست کر لیا۔ یہ نیک دوست آئے جن کے ساتھ بیٹھ کر مجھے روحانی ارتقاء کے ذرائع میں بات کر کے یوں محسوس ہوا کہ جیسے میری روحانی پیاس کی تسکین ہونے لگی ہے۔ چونکہ مجھے رؤیا صالحہ وغیرہ کی بناء پر یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور ضرور مجھے ہدایت دے گا۔ لہٰذا یہ سوچ کر میں نے استخارہ کرنا شروع کیا۔ میں اپنے کام کے سلسلہ میں دمشق میں تھا جب کہ میری بیوی حلب میں دیگر اہل خانہ کے ساتھ رہتی تھی۔ میں نے استخارہ شروع کرنے کے بعد اپنی بیوی کو فون کر کے کہا کہ اس عرصہ میں اگر کوئی خواب دیکھو تو مجھے ضرور بتانا۔ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد آنے والی ایک رات میرے لئے لیلۃ القدر ثابت ہوئی جس میں مَیں نے ایک نہایت عظیم رؤیا دیکھا۔ میں نے اپنے ایک نیک و پارسا رشتہ دار کو خواب میں دیکھا اس نے مجھے ایک ورق دیتے ہوئے کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ مَیں نے پورے شوق سے اسے بسرعت کھولا تو اس میں لکھا تھا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ''۔ میں بیدار ہوا تو بہت خوش تھا اور میری زبان پر یہ آیت کریمہ جاری تھی کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ۔ کہ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف وخطر داخل ہو جاؤ۔ کہتے ہیں یہ جماعت میں داخل ہونے کے لئے ایک واضح پیغام تھا۔ گو یہ رؤیا تو آنے والے امام مہدی اور مسیح موعود کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے کی طرف بھی اشارہ کر رہا تھا لیکن اس وقت مجھے اس بات کا علم نہ تھا۔ بہرحال مجھے یقین تھا کہ یہ میرے استخارہ کا جواب ہے اور اس وجہ سے پھر مَیں نے بیعت کر لی۔

پھر سیریا کی ایک خاتون ہیں وہ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ احمدیت کے بارے میں جاننے سے قبل مَیں اور میری بہن ایک جماعت کو سچا سمجھ کر اس میں شامل ہوئے لیکن بعد میں پتا چلا کہ اس جماعت نے تو شریعت کے نام پر اپنی ہی شریعت بنائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد مَیں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کیں اور عرض کی کہ خدایا مجھے بتا کہ آج تیرا صحیح دین کہاں ہے اور آج کس جماعت کو تیری تائیدیں حاصل ہیں۔ کئی دن تک یہ دعا کرنے کے بعد ایک روز مجھے ایسے لگا جیسے کوئی عظیم الشان نور میرے جسم میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ صورت حال دیکھ کر کہتی ہیں کہ میں نے اپنی دعائیں اور تیز کر دیں اور شدت بُکا کی وجہ سے میری آواز حلق میں اٹکی جاتی تھی۔ ایسی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور اس کیفیت میں مجھے یہی محسوس ہوا کہ وہ میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اسے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ شخص کون ہے لیکن مجھے اس کا کوئی جواب نہ ملا۔ اگلے روز پھر مَیں بہت روئی یہاں تک کہ میری ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت پھر مجھ پر وہی کیفیت طاری ہو گئی اور میں نے دوبارہ اس شخص کو اپنے ساتھ دیکھا۔ تیسری بار پھر ویسا ہی ہوا تو مَیں نے بآواز بلند خدا تعالیٰ کے حضور یہ التجا کی کہ خدایا مجھے بتا دے کہ یہ ہمدرد شخص کون ہے اور بار بار مجھے کیوں دکھائی دیتا ہے؟ کہتی ہیں کہ اس سوال کا جواب مجھے کچھ عرصہ بعد ملا۔ ہوا یوں کہ میں اپنی بہن اور خالہ کے ساتھ بیٹھی تو اس موضوع پر بات ہوئی کہ اب تو مسیح موعود کو آ جانا چاہئے۔ ہم کہتے کہ آجکل کے دَور میں ٹی وی کے ذریعہ کہیں سے اعلان ہوگا کہ مسیح آ گیا ہے اور لوگ اس پر ایمان لانے کے لئے دوڑ پڑیں گے لیکن ہمارے مولویوں نے تو ٹی وی دیکھنا بھی حرام قرار دے دیا ہے۔ بعض علاقوں میں عربوں میں مولویوں کا یہ بھی فتویٰ ہے کہ ٹی وی دیکھنا حرام ہے۔ کہتی ہیں پھر ہمیں اس کا علم کیسے ہوگا جب ٹی وی نہیں دیکھیں گی۔ آپس میں لمبی بحثوں کے بعد ہم نے اپنے مولویوں کے فتووں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ٹی وی لا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا جس نے میری کایا پلٹ دی۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک بڑے میدان میں ہوں۔ ایسے میں کچھ لوگوں کو ایک کار میں آتے دیکھا جس کی چھت پر سیٹلائٹ ڈش لگی ہوتی ہے۔ ان کی کار اس میدان کے درمیان میں پہنچ کر رک جاتی ہے اور اس میں سے کچھ لوگ سامان نکال کر زمین پر رکھتے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص نے عربی لباس پہنا ہوا ہے اور اس کا چہرہ روشن ہے۔ اچانک یہ شخص میدان کے وسط سے میرے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ بہن تم یہاں پر کیا کر رہی ہو؟ مَیں جواب دینے کی بجائے اس سے یہ پوچھتی ہوں کہ آپ لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ ہم نیا ٹی وی چینل کھولنے لگے ہیں کیا تم اسے دیکھو گی۔ میں کہتی ہوں کیوں نہیں۔ مَیں ضرور دیکھوں گی۔ کہتی ہیں اسی گفتگو کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اگلے روز میں ٹی وی لے آئی اور کچھ دیر میں ہی سب کچھ سیٹ کر لیا۔ باری باری مختلف چینلز کو دیکھنے کے دوران میں نے محسوس کیا کہ ایک چینل ان سب سے الگ ہے بلکہ یوں لگتا تھا کہ یہ کسی اَور ہی زمانے کا چینل ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں باقی چینلز کو چھوڑ کر کچھ دیر کے لئے اسے دیکھنے لگ گئی۔ یہ چینل ایم ٹی اے تھا اور اس وقت اس پر ''حوار کا پروگرام'' چل رہا تھا۔ اس پروگرام کو دیکھنے کے دوران بار بار میری نظر پروگرام کے میزبان کی طرف اٹھتی اور مجھے خیال گزرتا کہ میں نے اسے کہیں دیکھا ہے۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جسے خواب میں مَیں نے وسیع میدان میں سیٹلائٹ چینل کھولتے دیکھا تھا اور پھر اس کے ساتھ خواب میں ہی اس کا چینل دیکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ اپنے وعدے کو یاد کر کے میں اس چینل کو دیکھنے لگ گئی اور پھر اسی چینل کی ہو کر رہ گئی۔ ایک روز میں حسب عادت ان کا پروگرام دیکھ رہی تھی کہ اس میں امام مہدی اور مسیح موعود کے الفاظ سن کر فوراً متوجہ ہو گئی۔ اتنے میں ایک تصویر ٹی وی کی سکرین پر نمودار ہوئی اور اس کے نیچے امام مہدی اور مسیح موعود کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ میرا تجسّس اور بڑھا۔ اتنے میں امام مہدی کے کلام سے اقتباسات پیش کئے گئے۔ پہلے اقتباس کا پہلا جملہ ہی میری کایا پلٹنے کے لئے کافی ثابت ہوا جو یہ تھا۔ وَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ اٰتِیْتُ وَمَا افْتَرَیْتُ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔ یعنی خدا کی قسم! مَیں خدا کی طرف سے آیا ہوں نہ کہ میں نے کوئی افترا کیا ہے۔ یقیناً افترا کرنے والا خائب وخاسر رہتا ہے۔ یہ الفاظ سنتے ہی مَیں نے بے اختیار ہو کر کہا کہ یہ کسی سچے شخص کا کلام ہے۔ یقیناً یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے اور یہی مسیح موعود اور امام مہدی ہے۔ اقتباس کے دوران ہی جب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی تو اب کی بار اس کو دیکھ کر میں وہیں ٹھٹھک کر رہ گئی کیونکہ یہ وہی شخص تھا جسے قبل ازیں مَیں کشفی حالت میں دیکھ چکی تھی۔ جب میں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتے ہوئے عرض کیا کہ خدایا آج تیرا صحیح دین کہاں ہے اور آج کس جماعت کو تیری تائید حاصل ہے؟ اُس وقت یہی شخص میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا تھا اور اسے دیکھ کر میں نے دل میں کہا تھا کہ نہ جانے یہ شخص کون ہے۔ اب ٹی وی پر وہی تصویر دیکھ کر مجھے اپنا کشف اور اس کی تعبیر بھی سمجھ آ گئی۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس وقت بتایا تھا کہ یہ شخص ہے جس کی جماعت کو خدائی تائید حاصل ہے اور یہی خدا تعالیٰ کے سچے دین کی نمائندہ جماعت ہے۔ کہتی ہیں مَیں نے روتے ہوئے اس تصویر کو مخاطب ہو کر کہا کہ آج تُو ہی اسلام کا دفاع کر رہا ہے۔ تُو عیسائیوں کے مزاعم کا رڈ کر رہا ہے۔ تُو ہی سچا مسیح ومہدی ہے۔ مَیں تیری تصدیق کرتی ہوں اور تیری بیعت کرتی ہوں۔ حالانکہ اس وقت مجھے علم بھی نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنی ضروری ہے۔ مَیں نے اپنے قریبی لوگوں کو اس چینل اور جماعت کے بارے میں بتایا تو اکثر لوگوں نے میری بات کو سنجیدگی سے نہ لیا تاہم میری بہن اور خالہ نے متعدد ایام ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر بعد میں میری والدہ، بھائی اور دیگر دو بہنوں نے بھی بیعت کر لی۔ ان کا نام ہے غنی العجان۔

پھر مصر کے ایک دوست سعید رضا صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدیت کے ساتھ تعارف ہونے سے کچھ عرصہ پہلے مَیں نے رؤیا میں خود کو ایک وسیع میدان میں دیکھا۔ جہاں ایک نہایت خوبصورت خیمہ لگا ہوا تھا جس کے باہر کئی لوگ اس کی حفاظت پر مامور تھے۔ ان محافظوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ تم یہاں کیسے آ گئے؟ مَیں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم لیکن آپ بتائیں کہ اس خیمہ میں کون ہے؟ اس محافظ نے کہا کہ اس خیمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سنتے ہی مجھے بے انتہا خوشی ہوئی اور ساتھ شدید خوف بھی طاری ہو گیا کیونکہ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ مَیں اس عظیم الشان جگہ تک کیسے پہنچ گیا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت خوبصورت اور دلنشیں آواز آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں تم میری عزت تکریم کر رہے ہو لیکن شیماء کو کیوں چھوڑ آئے ہو۔ تیار ہو جاؤ کیونکہ وہ آ رہی ہے۔ اس وقت خیمہ کا دروازہ کھلتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی رنگ کی رداء اوڑھے باہر تشریف لاتے ہیں۔ دوسری جانب سے شیماء نامی ایک چھوٹی سی لڑکی بھی سکول کا یونیفارم پہنے ہوئے آ جاتی ہے اور تمام محافظ دو قطاریں بنا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اس لڑکی کا استقبال کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس وقت تک خوابوں پر یقین نہ رکھتا تھا۔ شیما نامی بچی کا بھی اس رؤیا میں آنا میرے اس خیال کو تقویت دیتا تھا کہ یہ محض اضغاث احلام ہے یعنی یونہی خواب آ گئی ہے۔ بعد میں پتا چلا کہ اس بچی کی رؤیا میں موجودگی مجھے اس رؤیا اور اس کے بعد کی رؤیا کی صداقت پر یقین دلانے کے لئے تھی۔ بہرحال کہتے ہیں کہ مَیں نے اس خواب پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ نہ ہی کسی سے اس بارے میں کوئی ذکر کیا۔ مجھے یقین بھی نہیں تھا اور مجھے یہ بھی تھا کہ یہ بچی کا آنا تو اس طرح ہی ہے جس طرح مجھے کوئی غلط قسم کی خواب آ گئی ہے۔ اس لئے ذکر کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ لیکن ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ میں نے ایک اور رؤیا دیکھا جو بڑی حد تک پہلی رؤیا سے ملتا جلتا تھا۔ میں نے ایک گندمی رنگ والے شخص کو دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کچھ

دیر کے بعد وفات پا گئے اور آپ کی تدفین ہو گئی۔ اس کے بعد دیکھا کہ چاندی کے سکّوں کے ایک بڑے ڈھیر سے لوگ بالٹیاں بھر بھر کے آپ کی قبر پر ڈالتے جا رہے ہیں۔ میں نے حسب عادت اس رؤیا کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی کیونکہ خوابوں پر یقین نہیں تھا، نہ ہی اس کے بارے میں کسی سے بات کی۔ لیکن مذکورہ بالا دونوں خوابوں نے مجھے ایک بات کے بارے میں سوچنے پر مجبور ضرور کر دیا۔ وہ یہ تھی کہ میں نے دونوں خوابوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن دونوں خوابوں میں دیکھی جانے والی شخصیات مختلف تھیں۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل تو ایک ہی ہے۔ پھر اگر میری خوابیں سچی ہیں تو ہر خواب میں آپ کا حلیہ مختلف کیسے ہو سکتا ہے؟ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد جب میں ایک بُک شاپ میں تھا جہاں میں کام کرتا تھا تو کتابوں کی جھاڑ پونچھ کا کام کر رہا تھا اور پرانے اخبارات اور مجلّات کو ترتیب سے رکھ رہا تھا کہ ایک اخبار کے صفحہ پر ایک تصویر دیکھ کر میں سکتے میں آ گیا۔ یہ ایک بچی کی تصویر تھی۔ یہ کوئی عام بچی نہ تھی بلکہ شیماء نامی وہی بچی تھی جسے میں نے چند روز قبل خواب میں دیکھا تھا۔ پڑھا لکھا نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اپنے بعض دوستوں سے اس تصویر کی کہانی پوچھی تو مجھے پتا چلا کہ یہ بچی کچھ سال پہلے دہشتگردی کی ایک کارروائی میں ماری گئی۔ میں چونکہ پڑھا لکھا نہ تھا، نہ ہی اخبار اور ٹی وی پر خبروں سے کوئی لگاؤ تھا۔ اس لئے مجھے اس حادثے کی کوئی خبر نہ ہوئی۔ نہ ہی میں نے اس کے بارے میں پہلے کبھی سنا تھا۔ لیکن شیماء کی تصویر دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ میرا پہلا خواب سچا تھا اور اس بچی کا خواب میں آنا مجھے اس رؤیا کی صداقت پر یقین دلانے کے لئے تھا۔ اس واقعہ کے بعد یہ بھی یقین ہو گیا کہ پہلے رؤیا کی طرح دوسرا خواب بھی ضرور سچا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اگر دوسرا خواب بھی سچا ہے تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف حلیے سے کیا مراد ہے؟ کئی سال گزرنے کے بعد ایک روز ٹی وی پر مختلف چینل بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ ایم ٹی اے لگ گیا جس پر اس وقت پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا جس میں وفات مسیح علیہ السلام کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔ میں پڑھا لکھا تو تھا نہیں، نہ ہی دینی لحاظ سے کوئی خاص علم تھا اس لئے ان امور کو میں بہت حیرت سے دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد شریف عودہ صاحب نے اس پروگرام میں کہا کہ ابھی ہم ایک وقفہ لیتے ہیں جس میں حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام کا قصیدہ سنتے ہیں۔ قصیدے کے ساتھ ایک شخص کی تصویر بھی دکھائی جا رہی تھی جو میرے لئے کسی حیرانی سے کم نہ تھی۔ یہ بعینہٖ اس شخص کی تصویر تھی جسے میں نے دوسری رؤیا میں دیکھا تھا اور مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس حقیقت کے روشن ہو جانے کے بعد میں نے کسی سے اس بارے میں بات نہ کی اور اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر چپ چاپ ایم ٹی اے دیکھتا رہا۔ ایک ماہ کے بعد میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ اس جماعت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ میری رائے میں یہ جماعت سچی اور حقیقی ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے اپنی اس رؤیا کی تفصیل بتائی جس میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا اور مجھے رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق اور غلام صادق تھے۔ اس لئے بعض دفعہ جو خواب میں دیکھتے تھے تو مطلب یہی تھا کہ آپ کا آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہتے ہیں کہ ہم آٹھ ماہ تک ایم ٹی اے دیکھتے رہے لیکن ابھی تک بیعت نہ کی تھی۔ ایک روز میری بیوی نے مجھے کہا کہ کیا تم بیعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو؟ مَیں نے کہا کیوں نہیں۔ دو ہفتے بعد میری اہلیہ نے دوبارہ مجھ سے پوچھا کہ کیا تم بیعت کے لئے تیار نہیں؟ میں نے پھر وہی جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ مَیں تیار ہوں۔ کہنے لگی اب اگر تم بیعت کرنے نہ گئے تو میں اکیلی چلی جاؤں گی۔ چنانچہ اہلیہ کی اس دوٹوک بات کے بعد میں نے افراد جماعت سے رابطہ کیا اور ہم دونوں نے بیعت فارم پُر کر دیا۔ تو بعض دفعہ عورتیں بھی مردوں کے لئے جرأت دلانے کا اور فوری ہدایت کا باعث بن جاتی ہیں۔

آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ باسط صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کُچالو (Kouchalo) کے وفد نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں بھی تبلیغ کی جائے۔ اگلے روز ایک وفد کے ہمراہ متعلقہ گاؤں پہنچے اور بعد نماز عشاء تبلیغ کا پروگرام شروع ہوا۔ رات دس بجے تبلیغ شروع ہوئی اور اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ صبح تین بجے تک جاری رہا۔ اس پروگرام میں مسلمان عیسائی اور مشرک لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ (لوگ سمجھتے ہیں کہ افریقن یونہی قبول کر لیتے ہیں۔ پانچ چھ گھنٹے یہ سلسلہ جاری رہا اور پھر وہ سوال بھی کرتے ہیں۔) کہتے ہیں گاؤں کے چیف مسٹر جماندے (Diomande) نے بھی سارا وقت تبلیغ سنی اور اللہ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں اس وقت 160 افراد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ صبح آٹھ بجے ہم چیف سے ملنے اس کے گھر گئے تو گاؤں کے نو مبایعین بھی ہمراہ تھے۔ اس موقع پر چیف نے اپنی ایک خواب سنائی جو انہوں نے ایک سال پہلے 2014ء میں دیکھی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے ہیں اور دو سفید جہاز آتے ہیں۔ ایک گاؤں سے کچھ دور سے واپس چلا جاتا ہے جبکہ دوسرا ان کے قریب ایک دوسرے درخت پہ اترتا ہے اور وہ سیڑھی لگا کر اوپر جاتے ہیں۔ اس جہاز میں مسلمان سوار ہیں۔ وہ انہیں کتاب دیتے ہیں۔ نیچے آ کر وہ کتاب کو دیکھتے ہیں تو وہ نہایت خوبصورت سونے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اذان کی آواز پر ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ چیف صاحب کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ خواب اپنے کئی مسلمان علماء کو سنائی مگر کوئی بھی اس کی معقول تعبیر نہ بتا سکا۔ ایک غیر احمدی مولوی نے کہا کہ اس خواب میں تم نے سونا دیکھا ہے جو اچھا شگون نہیں ہے۔ تم ایک کلو سونا مجھے دے دو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہے۔ پھر خود ہی کہنے لگا یہ تو تمہارے لئے ممکن نہیں ہو سکتا کہ ایک کلو سونا دو۔ بہتر یہ ہے کہ مجھے بس بیس ہزار فرانک سیفا دے دو تو میں تمہارے لئے کچھ کرتا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ دو سفید بکرے صدقہ دے دو۔ اس پر ہمارے مبلغ نے گاؤں کے چیف کو ان کی خواب کی تعبیر بتائی کہ دو سفید جہازوں سے مراد دو سفید کاریں ہیں جن میں سے ایک تمہارے گھر تک نہیں پہنچی جبکہ تمہارے گاؤں میں پہنچی ہے۔ کہتے ہیں کہ میری اور امیر صاحب، دونوں کی گاڑیاں سفید رنگ کی ہیں۔ اس گاؤں میں آنے سے پہلے امیر صاحب ہمارے علاقے میں آئے تھے اور پھر وہ راستے سے اپنی سفید کاریں واپس چلے گئے تھے۔ سیڑھی لگا کر اوپر پہنچنے سے مراد آپ کی اسلام سیکھنے اور جاننے کی کوشش ہے کہ آپ نے تین بجے صبح تک تبلیغ سنی۔ رہی کتاب کی بات تو آنے والے مہدی کے بارے میں یہی بتایا گیا ہے کہ وہ خزائن تقسیم کرے گا اور آپ کو بھی یہ لٹریچر دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں یہی خزانے ہیں۔ تو یہ تعبیر سن کر چیف صاحب اچھل پڑے اور بڑے جوش سے اسی وقت اپنے احمدی مسلمان ہونے اور شرک سے توبہ کرنے کا اعلان کیا تو اللہ تعالیٰ مشرکین کی ہدایت کے لئے بھی سامان پیدا کر دیتا ہے۔

فرانس سے ایک خاتون نادیہ صاحبہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند پہلے سے احمدی تھے لیکن میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کی ویڈیو دیکھی تو مجھ پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور میں سوچنے پر مجبور ہو گئی۔ کہتی ہیں مَیں خلیفۂ وقت کے خطبات بھی سنتی رہی۔ آہستہ آہستہ اسلام کی اصل تعلیم مجھ پر اثرانداز ہو گئی۔ تب مَیں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ تُو میری رہنمائی فرما۔ اسی دوران ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں فرانس کی مسجد مبارک میں (یہ وہاں ہماری مسجد ہے) واقع لائبریری میں بیٹھی ہوں اور میرے والد مرحوم آتے ہیں اور مجھے قرآن کریم کا تحفہ دیتے ہیں اور قرآن کریم کے ساتھ ایک ڈاکیومنٹ (document) بھی دیتے ہیں۔ اس خواب کے بعد جب میں نے احمدیت قبول کی تو مجھے پتا چلا کہ میرے والد صاحب نے جو ڈاکیومنٹ مجھے دیا تھا وہ بیعت فارم تھا۔ چنانچہ میں نے اس کی وجہ سے احمدیت قبول کر لی۔

پھر الجزائر کے ایک دوست رضوان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف کے بعد میں ایم ٹی اے کا ہی ہو کر رہ گیا۔ میرے اہل خانہ نے مجھے اس سے روکنے کی کوشش کی۔ شروع شروع میں تو بات صرف نصیحت کی حد تک رہی لیکن بعد میں یہ نصیحت دباؤ میں بدل گئی اور مجھے اس چینل سے دور رہنے کا تاکیدی حکم ملنے لگا۔ میں نے صورتحال دیکھ کر استخارہ کیا تو ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچوں خلفاء میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میں ان کے درمیان میں بیٹھا ہوں۔ گو رؤیا مختصر تھا لیکن میرے لئے اس میں واضح پیغام موجود تھا۔ جب میں نے اس کا ذکر اپنے اہل خانہ سے کیا تو انہوں نے کہا یہ ایک عام سی خواب ہے اور چونکہ تم اکثر اس جماعت کے بارے میں سوچتے رہتے ہو اس لئے ایسی خواب دیکھی ہے۔ میں نے ان کی بات سن لی لیکن سوچنے لگا کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ میں بلاؤں تو زید کو اور میری آواز سن کر بکر آ جائے۔ جب یہ ممکن نہیں تو پھر کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں خدا سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے دعا کروں اور اس کی رہنمائی کے نتیجہ میں جو خواب آئے وہ شیطان کی طرف سے ہو۔ بہرحال کہتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کی باتوں پہ یقین نہیں آیا اور 2009ء میں پھر مَیں نے بیعت کر لی۔

یہ چند واقعات جو مَیں نے بیان کئے ہیں۔ اس قسم کے بہت سارے واقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نئے آنے والوں کے ایمان اور یقین میں ترقی بھی عطا فرمائے۔ اخلاص و وفا میں بڑھائے اور ہم جو پہلے احمدی ہیں ہم میں سے بھی ہر ایک کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مکرم سیّد محمد احمد صاحب (مرحوم)

(سیّد ہاشم اکبر احمد۔ہارٹلے پُول)

مکرم سیّد محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 13رجولائی 2017ء کو ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2017ء میں مرحوم کا ذکرخیر فرمایا اور بعد از نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ خاکسار نے ان کے فرزند محترم سید ہاشم اکبر احمد صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ اپنے والد محترم کے اوصاف حمیدہ سے متعلق کوئی مضمون لکھ کر بھجوائیں۔انہوں نے اپنے والد صاحب کی ایک وصیت اور ان کی زندگی کے ایک دو واقعات بھجوائے ہیں۔ہدیۂ قارئین ہیں۔(مدیر)

خاکسار اپنے والد صاحب کا ایک خط جو نصیحت و وصیت کے طور پر انہوں نے 28 مارچ 1993ء کو اپنی آخری اولاد یعنی میری ہمشیرہ کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنے چاروں بچوں کو لکھا اس کو من وعن تحریر کرتا ہوں:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے پیارے بچو۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج میری اڑسٹھویں (68) سالگرہ ہے اور اب مَیں عمر کے اُس حصہ میں ہوں جب پتہ نہیں ہوتا کہ کب بلاوا آجائے۔ مَیں نے تم سب کے لئے ساری زندگی بے حد کوشش، محنت اور دعائیں کی ہیں اس لئے مَیں اپنا یہ حق سمجھتا ہوں کہ تم سب میرے لئے باقاعدگی سے یہ دعا کرو کہ جب بھی میرا بلاوا آئے تو اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو اور مَیں اس سے راضی ہوں۔آمین

سب سے پہلے مَیں تم سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں تم سب سے بے حد راضی ہوں۔ اور اگر تم میں سے کسی سے بھی میری طرف سے کوئی زیادتی ہوئی ہو تو امید ہے کہ معاف کر دیا جاؤں گا۔ مَیں نے ہمیشہ تم سب سے محبت، نیک سلوک اور اعلیٰ تربیت کا رویّہ اپنائے رکھا اور انشاء اللہ باقی عمر میں بھی اسی کوشش میں رہوں گا کہ اس طریق کو قائم رکھ سکوں۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے اتنی اچھی اولاد عطا کی اور اتنی اچھی بہوئیں اور ایک اتنا اچھا داماد عطا کیا۔تم سب نیک فطرت، نیک دل، شریف النفس، اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے انسانوں سے ہمدردی رکھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، دیانت اور امانت (integrity) کے حامل، محنتی اور قابل ہو۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان خوبیوں اور اوصاف میں روز بروز ترقی دیتا جاوے۔آمین۔ اور اگر کوئی کمزوری کہیں موجود ہے تو اسے اپنے فضل و رحمت سے دُور فرمادے۔آمین۔

اپنی نسلوں کی تربیت میں کڑی نظر رکھنا۔سب سے پہلے انہیں دیندار بنانے کی کوشش کرنا اور اس کے لئے بے حد دعا کی ضرورت ہوگی۔ پھر انہیں دیانت اور امانت (integrity) کے صیغہ میں مضبوط بنانے کی کوشش کرنا۔ دیانت اور امانت (integrity) کا کھاتہ بہت ہی وسیع ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں اثر انداز ہوتا ہے اور اسی پر مضبوطی سے قائم ہوجانے کے بعد ان کی زندگی میں انقلاب آجاوے گا۔ انشاء اللہ۔ نیز اپنے بچوں کو سخت محنتی بنانا۔کام کرنے کی لگن، اسے بہترین اور احسن طریقے سے سرانجام دینا اور آج کا کام کل پر مت چھوڑنا ان کی عادت بنا دینا۔انہیں مال، وقت (Time) اور جگہ (Space) کی مینجمنٹ کے طور طریقے سمجھاتے رہنا اور اس بات پر نظر رکھنا کہ وہ اس معاملے میں ترقی کرتے جاویں۔مگر ایسا کرنے کے لئے تمہاری ذاتی example ہی بچوں کے لئے مشعلِ راہ بن سکے گی۔ میرا لمبا مشاہدہ ہے کہ جس گھر میں تضاد (Contradiction) ہو اس گھر کے بچے اچھے نہیں نکلتے۔

ہمیشہ یاد رہے کہ دین کا پلڑا دنیا سے بھاری ہے۔ علم و دانش کا پلڑا ہیرے جواہرات، جائداد دولت کے پلڑے سے بھاری ہے۔ اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کارکردگی کا پلڑا بدخُلقی، بدکلامی اور بُری کارکردگی سے بھاری ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

دنیا میں اونچ نیچ آتی رہتی ہے۔ اس سے گھبرانا مت۔ کوشش اور دعا سے کام ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ سخت سے سخت حالات میں بھی ہمّت اور حوصلہ نہ ہارنا اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھنا اور اس کے شکرگزار رہنا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات اور دیگر مالی قربانیوں میں اور سب انسانوں سے حسن سلوک (خصوصاً اپنے اقرباء سے) اور دیگر نیکیوں میں آگے نکلنے کی کوشش کرتے رہنا۔

یاد رکھنا کہ دنیاوی دکھاوے اور مقابلے اِس دنیا میں جہنم کی آگ دلوں میں بھڑکا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنے والوں کے لئے جہنم کی آگ کا مزہ انہیں اسی زندگی میں چکھا دیتا ہوں۔

میری دلی دعا ہے کہ تم سب کے گھر اور عائلی زندگی (Family life) جنّت کے نمونے بن جاویں اور اللہ تعالیٰ تم سب پر اپنے فضل، رحمت اور برکات کی بارش برساتا رہے۔آمین۔

میرے بعد اپنی امّی کا بے حد خیال رکھنا۔ باوجود تیز طبیعت کے وہ ایک بے حد مخلص (Sincere)، درویش منش، نیک فطرت اور بے حد محبت کرنے والی ہیں اور تم سب کی بے حد خیرخواہ ہیں۔ انہیں کسی قسم کی جذباتی یا مالی تکلیف نہ ہو۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا۔

اللہ تعالیٰ تم سب کے ساتھ ہو۔

والسلام

سید محمد احمد

28-3-93

تمہاری امّی نے تم سب کو پروان چڑھانے میں بہت جان ماری ہے اس لئے اُن کے لئے بے حد دعا کرتے رہنا اور اُن کا بے حد خیال رکھنا کیونکہ ماں کے قدموں میں جنّت ہے۔

جماعتی نظام سے وابستگی اور خلیفۂ وقت کی مکمل اطاعت (ہر حالت میں) اپنے لئے ملحوظ رکھنا اور اپنے بچوں کو اس کی ہمیشہ تلقین کرتے رہنا۔

والسلام

سید محمد احمد

28-3-93"

آخری دو نصائح والد صاحب نے خط ختم کرنے کے بعد دوبارہ تحریر شروع کرتے ہوئے لکھیں اس لئے "والسلام" بھی دو دفعہ آیا ہے اور دستخط بھی دو دفعہ۔

دو واقعات خاکسار والد صاحب سے متعلق بیان کرتا ہے۔ پہلے کا تعلق دعا اور دوسرے کا تعلق تربیت سے ہے جن سے شاید والد صاحب کی اوپر کی گئی نصائح اور وصیّت کی کچھ ترجمانی ہو سکے۔

والد صاحب پاکستان اور امریکہ دونوں ممالک کے شہری تھے اور دوہری شہریت رکھتے تھے۔ اس طرح کافی وقت امریکہ میں بھی گزرتا تھا۔ سیر کے آپ ہمیشہ سے اور آخری عمر تک شوقین رہے اور یوں امریکہ میں بھی بہت سیر کی۔ انہیں سیروں کا ایک واقعہ آپ نے مجھے سنایا۔ فرمایا کہ مَیں ایک دفعہ ایسے علاقے میں گاڑی پر سیر کرتے نکل گیا جہاں دُور نگاہ تک کھلیان تھے۔ ان میں سے ایک مجھے بہت بھایا جہاں درمیان کھیت فصلوں میں گھرا ہوا لکڑی کا چبوترہ نہایت صاف و شفّاف Rest کرنے کے لئے بنا تھا۔ لکڑی کی چھت لکڑی کے ستونوں پہ کھڑی تھی۔ میرا دل چاہا کہ مَیں وہاں بیٹھ کر دعا کروں۔ سو مَیں نے کھیت کے مالک سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو مَیں تمہارے کھیت کے درمیان اس چبوترہ میں بیٹھ کر دعا کرلوں۔ اُس نے کہا ہاں شوق سے کرو۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ مَیں وہاں کئی گھنٹے بیٹھا اور چاروں طرف فصل سے گھرے ہوئے دلکش نظارہ میں خدا کی حمد اور اُس سے دعا کرتا رہا۔ کہتے ہیں کہ کچھ سال بعد یا شاید اُس سے اگلے سال پھر اُس طرف سے میرا گزر ہوا تو اُس بار وہ کھیت کا مالک خود میرے پاس آیا اور کہا جب پچھلی دفعہ تم یہاں دعا کرکے گئے تھے تو میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا۔ ہوا یُوں کہ تمہارے جانے کے تھوڑے دنوں بعد ہمارے یہاں شدید طوفان آیا اور سب گردونواح کے کسانوں کی کھڑی فصلیں بالکل تباہ ہوگئیں سوائے میرے کھیت کے۔ میرے کھیت کے چاروں طرف مکمل تباہی تھی جبکہ میری فصل کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا اس لئے تم جتنی دعائیں چاہتے ہو پھر یہاں بیٹھ کر کرو۔

دوسرا واقعہ اس طرح سے ہے کہ خاکسا کی عمر سات آٹھ برس کی ہوگی۔ والد صاحب شیزان فیکٹری کے Managing Director تھے اور چھٹیوں میں اکثر بچوں کو اپنے ساتھ فیکٹری دکھانے لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خاندان کے کچھ مہمان ہمارے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ والد صاحب ہم سب کو شیزان فیکٹری دکھانے لے گئے۔ والد صاحب آم کے آنے سے لے کر جوس بننے تک کا سارا Process دکھا اور سمجھا رہے تھے۔ جس جگہ آم دھلائی کے بعد بیلٹ پر نچڑنے کے لئے جارہے ہوتے ہیں وہاں سے خاکسار نے بیلٹ سے ایک چھوٹی سی 'امبی' اُٹھا کر اپنی نیکر کی پچھلی جیب میں رکھ لی۔ والد صاحب اُس وقت مہمانوں کو جوس نکلنے کا Process سمجھا رہے تھے۔ سمجھانے کے بعد والد صاحب نے خاموشی کے ساتھ میری پچھلی جیب میں اپنی انگلی ڈال کر وہ 'امبی' نکالی اور واپس بیلٹ پر رکھ دی۔ میرے اور والد صاحب کے علاوہ کسی اَور کو اس کا علم نہ ہوا مگر والد صاحب کی اس خاموش تربیت سے مَیں پانی پانی ہوگیا۔ یہ دیانت اور امانت کا معیار اور یہ خاموش تربیت مجھے ساری زندگی یاد رہی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب سے مغفرت کا سلوک فرمائے، اُن کے سب گناہ اور لغزشیں بخش دے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اپنا دائمی قرب اور محبت اور اپنے پیاروں کا قرب عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں، اُن کی ساری اولاد کو بھی اُن کی دعاؤں کا وارث بنادے اور اُن کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی اولاد اور نسلوں کے متعلق جو اُن کی نیک خواہشات تھیں اُن سب کو ہمارے حق میں پورا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

بقیہ: سورہ النحل کا ایک خاص مضمون

.... از صفحہ نمبر 3

اور خنزیر کا گوشت اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

اب سوال یہ اٹھتا تھا کہ نعماء الٰہی کا بیان ہے تو حرمت کیوں؟ جواب یہ ہے کہ محدود تعداد میں چیزوں کی حرمت بھی اللہ کی نعمت ہے۔ مردار بدن کی صحت کے لئے، خون ذہن کی صحت کے لئے، خنزیر کا گوشت اخلاق کی صحت کے لئے اور غیر اللہ کے نام پر جو ذبح ہو وہ روحانیت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے یہ حرمت بھی محرومی نہیں بلکہ نعمت ہے۔

(2) دوسرا نکتہ یہ ہے کہ قرآن شریف کا عام دستور ہے کہ صرف نصیحت اور نیکی کے لفظی بیان پر اکتفاء نہیں فرماتا بلکہ ان لوگوں کا ذکر بھی فرماتا ہے جنہوں نے اس نصیحت اور نیکی پر عمل کیا ہو۔ اِس سورۃ میں چونکہ نعماء الٰہی کا ذکر ہے تو نعماء الٰہی کا شکر کرنے والوں میں ایک وجود کا خاص طور پر ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۔ شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ ؕ اِجۡتَبٰىهُ وَهَدٰٮهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ (النحل 121-122)۔ اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفات حسنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے شَاكِرًا لِّاَنۡعُمِهٖ وہ اللہ کی نعمتوں کا قدردان اور شکرگذار تھا۔

(3) تیسرا نکتہ یہ ہے کہ ایک سوال یہ اٹھ سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نعمتوں پر شکر کرنے والے کے طور پر ہوا ہے مگر اہل کتاب اپنی شریعت ان کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس شریعت میں تو سبت کا حکم ہے اور اس حکم سے بہت سی نعمتوں سے محرومی ہوتی ہے۔ نہ انسان سفر کرسکتا ہے۔ نہ مچھلی پکڑ سکتا ہے۔ نہ کوئی دلچسپی کا کام کرسکتا ہے۔ 24 گھنٹے اپنے گھر میں رہنے کی پابندی ہے۔ فرماتا ہے یہ سبت کی پابندیاں اہل کتاب کے باہمی اختلافات کا نتیجہ ہیں نہ کہ خدائی تعلیم ہے۔ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ (النحل:125)۔ اور ان اختلافات کے بارہ میں فیصلہ قیامت کو ہوگا۔

قائم شدہ
1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

جماعت احمدیہ بیلجیم کے جلسہ سالانہ 2017ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

نائب وزیراعظم بیلجیم کی جلسہ میں شمولیت اور حاضرین سے خطاب

(رپورٹ: ڈاکٹر ادریس احمد۔ امیر جماعت احمدیہ بیلجیم)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بیلجیم مؤرخہ 6 تا 8/ اکتوبر 2017ء کو بفضلِ تعالیٰ خیریت سے لیون شہر میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ سالانہ کی تیاری کئی ماہ قبل شروع ہوگئی تھی اور جلسہ کے تمام انتظامات کو احسن رنگ میں بجالانے کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ، افسر صاحب جلسہ گاہ اور افسر صاحب خدمتِ خلق کے علاوہ 7 نائب افسران بنائے گئے جن کے تحت مختلف ناظمین اور معاونین اپنے اپنے شعبہ جات کی تیاریاں کرتے رہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت بیلجیم پر شفقت کرتے ہوئے مرکزی نمائندہ کے طور پر مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کو اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بھیجا۔ ان کے علاوہ ہماری درخواست پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم امیر صاحب جماعت ہالینڈ اور مکرم ٹومی کاہلوں صاحب انچارج PAAMA UK کو بھی اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اجازت عنایت فرمائی۔

اس جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں سیکیورٹی کی خاطر metal detector gates لئے گئے جنہیں جلسہ سالانہ کی entrance پر لگایا گیا اور تمام شاملین اس میں سے گزر کر اپنی چیکنگ کروا کر جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ یہ گیٹ مستورات کی entrance پر بھی لگایا گیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے محدود وقت ملنے کی وجہ سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ بُدھ 4 اکتوبر یعنی جلسہ گاہ کی چابی ملنے سے ایک روز قبل تمام ناظمین، ناظم صاحب اسٹور سے اپنے شعبہ کی ڈیمانڈ لسٹ کے مطابق سامان وصول کر کے گاڑیوں میں لوڈ کرائیں گے تا کہ اگلے روز گاڑیاں وقت پر مشن ہاؤس سے روانہ ہوسکیں۔ اس طرح جلسہ سالانہ کی عملی تیاری کا آغاز بُدھ 4 اکتوبر کو ہوا۔ تمام ناظمین مشن ہاؤس برسلز میں تشریف لائے اور اپنے اپنے شعبہ جات کے حوالہ سے ناظم دفتر جلسہ سالانہ اور ناظم صاحب اسٹور سے دی گئی ڈیمانڈ لسٹ کے مطابق سامان وصول کر کے Vans میں لوڈ کرواتے گئے۔

جمعرات 5 اکتوبر 2017 دوپہر 2 بجے ہال کی چابی ملنے کے ساتھ ہی تیاری کا آغاز کیا گیا جو کہ رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ الحمدللہ اس قلیل وقت میں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احباب جماعت نے جلسہ گاہ کی جملہ تیاری مکمل کرلی تھی۔ اسٹیج اور مین جلسہ گاہ کی تزئین کا کام بھی الحمدللہ اسی دن مکمل کرلیا گیا تھا۔

جمعہ 6 اکتوبر 2017ء کو صبح 8 بجے سے لے کر 12 بجے تک صفائی اور دیگر چھوٹے موٹے رہ جانے والے کام بھی مکمل کر لئے گئے۔ ساڑھے 12 بجے مرکزی نمائندہ نے مکرم جناب ھبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ اور مکرم ٹومی کاہلوں صاحب کے ہمراہ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ ایک بجکر 15 منٹ پر پرچم کشائی کے بعد مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے دعا کروائی اور بعد ازاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر کی امامت فرمائی۔

لندن سے براہ راست نشر ہونے والا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سب احباب نے جلسہ گاہ میں سُنا۔

پہلے سیشن کا آغاز مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت سہ پہر 4 بجے شروع ہوا۔ سیشن کے اختتام پر اردو بولنے والے احباب کے ساتھ محترم محمد طاہر ندیم صاحب کی ایک سوال و جواب کی نشست ہوئی جو کہ بہت دلچسپ اور مفید رہی۔

نماز مغرب و عشاء 7 بج کر 15 منٹ پر ادا کی گئیں جس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ بیلجیم کے پہلے دن کا اختتام ہوا۔ جلسہ گاہ میں انتظامیہ کی جانب سے چونکہ رات رہنے کی اجازت نہیں تھی اس لئے تمام احباب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اگلے دن صبح بیلجیم کی تمام جماعتوں میں نماز تہجد باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ مرکزی مشن ہاؤس میں جلسہ کے مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا لیکن چونکہ جلسہ گاہ تمام جماعتوں سے نزدیک تھی اس لئے تمام احباب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ مرکزی مشن ہاؤس میں فرانس کے 5 خدام اور 5 عرب احمدی دوستوں کے علاوہ ڈیوٹی دینے والے خدام اور ایک فیملی نے قیام کیا۔

جلسہ سالانہ بیلجیم کے دوسرے دن کا آغاز مسجد بیت السلام برسلز میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر اور درس قرآن کریم سے ہوا۔ جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز صبح 10 بجکر 30 منٹ پر محترم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس سیشن میں بیلجیم کے وزیر داخلہ جناب جان جمبوں صاحب جو کہ بیلجیم کے وائس پرائم منسٹر بھی ہیں شامل ہوئے۔ وزیر صاحب کو قرآن کریم کے ترجمہ کی نمائش اور بک اسٹال کا دورہ بھی کروایا گیا۔ ریفریشمنٹ کے بعد محترم جان جمبوں صاحب نے اسٹیج پر تشریف لا کر احباب جماعت سے مختصر خطاب فرمایا۔ وزیر موصوف تقریباً ایک گھنٹہ جلسہ گاہ میں موجود رہے۔

جلسہ کے دوسرے دن دوپہر میں عرب مہمانوں کے ساتھ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی ایک نشست بھی ہوئی جس میں زیر تبلیغ مہمانوں کے علاوہ بیلجیم عرب احمدی اور نَو مبایعین بھی شامل ہوئے۔ دوسرا سیشن سہ پہر 4 بجے محترم حامد محمود شاہ صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ بیلجیم) کی زیر صدارت ہوا۔ سیشن کے اختتام پر مکرم ٹومی کاہلوں صاحب کے ہمراہ افریقن احمدی احباب کی ایک نشست ہوئی۔ جس کے اختتام پر نماز مغرب و عشاء مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اور احباب جماعت و دیگر شاملین جلسہ رات کے کھانے کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

جلسہ سالانہ بیلجیم کے تیسرے روز کا آغاز بھی شاندار جماعتی روایات کے مطابق باجماعت نماز تہجد و فجر اور درس قرآن کریم سے ہوا۔ پہلا سیشن صبح 10 بجکر 30 منٹ پر خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آج کے روز مختلف سیاسی اور ادبی شخصیات نے ہمارے جلسہ میں شرکت کی جن میں ممبر یورپین پارلیمنٹ، ممبر فلیمش پارلیمنٹ، دو میئر حضرات اور کچھ یونیورسٹی کے پروفیسرز شامل تھے جنہوں نے احباب جماعت سے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ آج دو لوکل زبانوں ”فرنچ اور فلیمش“ میں ہونے والی تبلیغی میٹنگ جس کے 10000 دعوت نامے ہم نے پورے شہر میں تقسیم کئے تھے بھی نہایت کامیاب رہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 100 سے زائد مہمان ہمیں عطا فرمائے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

تبلیغی میٹنگ طویل ہوجانے کی وجہ سے دوسرے سیشن کا آغاز 40 منٹ کی تاخیر سے نماز ظہر و عصر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ اختتامی اجلاس میں مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احباب جماعت کو اطاعت امام و انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح فرمائیں۔ خاکسار نے تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا محترم محمد طاہر ندیم صاحب نے کروائی۔ اس طرح ہمارا 24 واں جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں لٹاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی حاضری تبلیغی مہمانان سمیت 1425 رہی۔

وائنڈ اَپ کا کام بھی جلسہ کے اختتام کے فوراً بعد شروع کیا گیا اور ہال کی انتظامیہ کی جانب سے مقرر کردہ وقت سے 2 گھنٹہ قبل ہی مکمل کرلیا۔ سامان کی منتقلی چونکہ مشن ہاؤس برسلز میں ہونی تھی وہاں بھی احباب جماعت اور خدام نے نہایت جانفشانی اور محنت کے ساتھ رات ایک بجے تک وقارِ عمل کیا اور تمام قیمتی اشیاء کو ان کی جگہوں پر حفاظت کے ساتھ منتقل کیا گیا۔ اگلے روز بھی شام کو خدام اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر مشن ہاؤس آگئے تھے اور باقی رہ جانے والے کام مکمل کئے جن میں بستروں کی صفائی اور دوبارہ اسٹور میں منتقلی، دیگوں کی دھلائی اور دیگر سامان کی اسٹور میں منتقلی شامل رہی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے 300 سے زائد مرد و خواتین کو مختلف شعبوں میں خدمت انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور ان سب نے نہایت محنت اور لگن کے ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی پوری کوشش کی۔ ہال کی انتظامیہ جن کے ساتھ کام کرنے کا ہمارا پہلا تجربہ تھا اور دونوں جانب سے بہت سے تحفّظات بھی تھے، تیاری کے دن سے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر ایسا تصرّف فرمایا کہ وہ افراد جماعت کے جذبہ خدمت سے بہت متأثر ہوئے اور اچھے ماحول میں باہمی تعاون کے ساتھ یہ وقت گزرا۔

بقیہ: جلسہ سالانہ یُوکے پر دنیا کے مختلف ممالک کے وفود کی آمد..... از صفحہ 20

چلا رہی ہے۔ ان کے علاوہ نائیجر، مالی اور ٹوگو میں مزید سکول زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 28 ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز چلا رہی ہے۔ ان 50 اداروں سے دورانِ سال کل 68 ہزار 117 افراد نے استفادہ کیا۔ اردن میں بھی سیرین بچوں کے لئے تین سال سے تعلیمی پروجیکٹ جاری ہے۔

☆ Gift of Sight سکیم کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اب تک مجموعی طور پر 16 ہزار 665 آپریشنز ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ دورانِ سال 54 ہزار افراد کو طبی سہولیات فراہم کی گئیں۔ جن میں فری آپریشنز بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوئٹے مالا میں غریب عوام کی خدمت کے لئے ایک ہسپتال کے قیام کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ امریکہ 22 بیڈ پر مشتمل ایک بڑا ہسپتال بنا رہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ہسپتال کا نام 'ناصر ہسپتال' تجویز فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ سینیگال، یوگنڈا، ٹوگو، انڈونیشیا اور آئیوری کوسٹ میں بھی ہسپتال و کلینکس کے منصوبے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کے تحت مختلف ممالک میں فُوڈ بنک اور سٹورز قائم ہیں، جن کے ذریعہ سے دورانِ سال کل 60 ہزار سے زائد ضرورتمند افراد کو کھانا فراہم کیا گیا۔

☆ بعد ازاں **ماریشس کے مبلغ انچارج صاحب** نے حضور انور سے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

مربیان کو چاہئے کہ وہ خود اپنی value بنائیں۔ مختلف شعبہ جات کے سیکرٹریان جو بھی پروگرام بناتے ہیں اُن کا باقاعدہ سالانہ کیلنڈر ہونا چاہئے۔ مربیان کو پتہ ہونا چاہئے کہ کون کون سے پروگرام کب ہیں اور کس پروگرام میں انہوں نے شامل ہونا ہے۔

اسی طرح آپ کی جو بھی مساجد اور نماز سنٹرز ہیں وہ پانچوں نمازوں کے لئے کھلنے چاہئیں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو بھی تربیتی issues ہیں، ان کے بارہ میں سیکرٹری تربیت سے رابطہ کریں اور اُن کے ساتھ مل کر احبابِ جماعت کی تربیت کے حوالہ سے پروگرام بنائیں۔

یہ مبلغین کا کام ہے کہ نتائج پیدا کر کے دکھائیں۔ آپ نے تبلیغ و تربیت کے کام کرنے ہیں۔ کس طرح کرنے ہیں یہ آپ کا کام ہے۔ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے پروگرام بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

جب آپ نے دو خاندانوں کے درمیان صلح کروانی ہے اور ان کے جھگڑے نپٹانے ہیں تو پھر آپ نے کسی فریق کی پارٹی نہیں بننا۔ کسی کی طرفداری نہیں کرنی۔ کسی ایک گھر سے، کسی ایک طرف سے چائے نہیں پینی اور کھانا نہیں کھانا ورنہ طرفداری کا الزام لگ جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی جماعتی عہدیداران ہیں ان کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور جو بھی مشکلات درپیش ہیں ان کا حل نکالیں۔ حکمت کے ساتھ کام کریں اور جو بھی وہاں کی ضروریات ہیں اس بارہ میں متعلقہ شعبوں کو بتائیں۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق **امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا** نے دفتری ملاقات کا شرف پایا۔

امیر صاحب آسٹریلیا نے سڈنی میں جماعت کے مرکزی سینٹر اور مسجد کے ملحقہ علاقہ میں مسرور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے حوالہ سے نئی پلاننگ اور پروگرام پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ آسٹریلیا میں عیدالاضحیٰ کے روز مؤرخہ 16/اکتوبر 2013ء کو اس گیسٹ ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے اس گیسٹ ہاؤس کو اپنے مقامی اخراجات سے تعمیر کرنا ہے۔

سڈنی شہر سے ملحقہ علاقہ میں جماعت کا سینٹر اور مسجد بیت الہدیٰ ایک وسیع و عریض قطعہ زمین پر واقع ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس زمین کا ایک بڑا حصہ خالی پڑا ہوا ہے۔ آپ وہاں پلاننگ کر کے ایک جگہ مخصوص کر کے گھر بنائیں۔ اس طرح مسجد کے نزدیک احمدی آباد ہو جائیں گے۔ ایک حصہ پانچ سات ایکڑ مخصوص کر کے اسے residential ایریا بنائیں۔ باقاعدہ حکومت کے متعلقہ محکمہ سے بات کر کے اس کو residential ایریا میں منتقل کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپ یہاں تیس چالیس گھر بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ کوشش کر کے کروا سکتے ہیں تو کروائیں۔ اس طرح لوگ مسجد کے ساتھ آباد ہوں گے تو یہ مسجد بھی آباد ہو گی۔ ان گھروں کے آنے جانے کے راستے بالکل علیحدہ ہوں۔ باقی دفاتر وغیرہ آپ نے جہاں بھی بنانے ہیں بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوکل آرکیٹیکٹس کو involve کریں۔ لوکل آرکیٹیکٹس رکھنے سے یہ سہولت رہتی ہے کہ بعض اوقات وہ آگے کونسل سے یا دوسرے محکموں سے خود ہی منظوری بھی لے لیتے ہیں اور خود بھی کوشش کرتے ہیں۔

کینبرا (Canberra) میں مسجد کے قیام کے حوالہ سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات سے نوازا نیز فرمایا کہ معین عرصہ جو تعمیر کے لئے دیا جاتا ہے اگر اس عرصہ کے اندر تعمیر شروع ہو جائے تو پھر تعمیر کی تکمیل تک توسیع ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں کی مسجد بھی اپنے وسائل سے بنانی ہے۔ بے شک اس کو مختلف Phases میں بنالیں لیکن اپنے sources سے ہی بنانی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سارا منصوبہ اپنی عاملہ میں رکھیں اور پھر اس کو مختلف Phases میں تعمیر کے حوالہ سے جائزہ لیں اور پھر تعمیر کریں۔

☆ اس کے بعد **مبلغ انچارج جمیکا (Jamaica)** نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ جمیکا سے جلسہ سالانہ پر جو وفد آیا تھا ان میں جرنلسٹ تھے انہوں نے واپس جا کر جمیکا میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے کوریج دی ہے اور اخبارات میں بڑا اچھا آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ اسی طرح انہوں نے ایک گھنٹہ کی ڈاکومنٹری بھی بنائی ہے۔

مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ مسجد کے اردگرد کے علاقوں میں غریب لوگ رہتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** عید وغیرہ کے مواقع پر ان کی مدد کر دیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جمیکن لوگ طبیعت کے سخت ہیں۔ یہاں یوکے میں جب یہ لوگ احمدی ہوئے تو ان میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ پھر تبلیغ کرنے والے بھی یہی لوگ ہیں اور تبلیغ میں تیز ہیں۔

عیسائیوں میں تبلیغ کرنے کے حوالہ سے **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** ان میں حکمت کے ساتھ تبلیغ کریں۔ ان عیسائیوں کی لیڈرشپ کو بلائیں اور ان کے ساتھ میٹنگز کریں۔ ان کے ساتھ مذہب کے حوالہ سے discussions کریں۔

مبلغ انچارج صاحب جمیکا نے مزید مبلغین بھجوانے کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آئندہ سال جب فارغ التحصیل مبلغین کی تقرریاں ہوں تو اس وقت مدِنظر رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ وہاں ہومیو کلینک کھولیں اور پرائمری سکول کھولیں۔ ہومیو کلینک اور پرائمری سکول کے قیام کے حوالہ سے باقاعدہ جائزہ لیکر اپنا پروگرام بنا کر بھجوائیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمیں Kingston شہر میں جماعتی سنٹر کی ضرورت ہے۔ اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:** سارا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

نومبایعین کی تعلیم و تربیت کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ سب نومبایعین کو سورۃ فاتحہ یاد کروائیں۔ امریکہ، کینیڈا اسے کہیں کہ وہ خدام، انصار وہاں جا کر وقفِ عارضی کریں اور نومبایعین کو سکھائیں۔

غرباء کی مدد کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مختلف اشیاء کے ذریعہ ان کی مدد کر دیا کریں۔ بجائے رقم دینے کے کپڑے دے دیا کریں۔ یا پھر کھانے پینے کی چیزیں مہیا کر دیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جمیکا میں جماعت کے قیام کے لحاظ سے جماعت ابھی ابتدائی سٹیج پر ہے۔ مشکلات آتی ہیں۔ لیکن آپ نے جیسے بھی ہے ان مشکلات سے نکلنا ہے۔ حکمت کے ساتھ کام کرتے رہیں اور دعائیں بھی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اپنے Public relations بڑھائیں۔ منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ، پولیس کمشنرز، کونسلرز، میئرز، دیگر حکام اور دیگر پڑھے لکھے طبقہ کے ساتھ روابط کریں اور بعض خاص مواقع ہوتے ہیں، تقاریب ہوتی ہیں ان میں ایسے لوگوں کو مدعو کریں۔ ان کے ساتھ رابطے رکھیں، تعلقات بڑھائیں۔ عید کے موقع پر پروگرام رکھ لیا کریں اور اس میں ان کو بلایا کریں۔ اسی طرح نئے سال وغیرہ یا اس طرح کے دیگر جو بھی ان کے مواقع ہوتے ہیں اس وقت کچھ تحائف وغیرہ بھجوا دیا کریں۔ آپ کا پبلک ریلیشن اچھا ہونا چاہئے۔

☆ اس کے بعد **صدر جماعت مصر (Egypt)** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔ صدر صاحب نے مختلف امور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر کے بعض انتظامی ہدایات لیں۔

بعض طلباء کے تعلیمی اخراجات اور اسی طرح غرباء کی مدد کے حوالہ سے بھی حضور انور نے ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Law of the Land کے مطابق جو بھی کام کر سکتے ہیں وہ کریں۔ جو بھی خدمت کر سکتے ہیں وہ کریں۔ چیریٹیز کی بھی مدد کریں۔ اسی طرح تالیف قلب کو بھی مدِنظر رکھیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد فضل تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

☆ آج پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (PAAMA) کی طرف سے دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مرکزی نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا جس کا انتظام مرکزی گیسٹ ہاؤسز کے عقب میں لگائی گئی مارکی میں کیا گیا۔ اس میں قادیان، ربوہ سے آنے والے تمام مرکزی نمائندگان، افریقن ممالک سے آنے والے تمام مہمانان کرام اور دنیا کے دیگر ممالک سے آنے والے امراء، نیشنل صدران، مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیدار شامل تھے۔

پین افریقن تنظیم کا اجراء 1986 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوکے میں فرمایا۔ اس کے پہلے صدر الحاجی اسماعیل بی کے آڈو صاحب تھے۔ ان کے بعد 2009ء میں عیسیٰ احمد ویما صاحب بطور صدر منتخب ہوئے۔ اور 2014ء سے ٹومی کاہلوں صاحب بطور صدر پین افریقن خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس وقت اس کے ممبران کی کل تعداد 1001 ہے۔

اس تنظیم کا مقصد افریقن احمدیوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کرتے ہوئے ان کا جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنا ہے۔ تا کہ یہ لوگ آگے چل کر اسلام، معاشرہ اور افریقہ کی صحیح رنگ میں خدمت کر سکیں۔ اسی طرح یہ تنظیم مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افریقن احمدیوں کو تبادلہ خیالات کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم بھی مہیا کرتی ہے۔

یہ تنظیم اپنے ممبران کی اخلاقی، تعلیمی اور سماجی حالت میں بہتری کی کوشش کرتی ہے اور ایسے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن سے اس کے ممبران میں بھائی چارہ میں اضافہ ہو۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اس تنظیم کا لائحہ عمل ہے۔

پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن یوکے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر ایک پروگرام بھی منعقد کرتی ہے جس میں افریقن ممالک کے امراء اپنے اپنے ملک میں جماعتی ترقی کے بارہ میں آگاہ کرتے ہیں۔

یہ تنظیم افریقہ میں مساجد کے قیام کے حوالہ سے بھی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ اس تنظیم کے ذریعہ بینن اور بورکینا فاسو میں مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

پین افریقن احمدی مسلم ایسوسی ایشن کی طرف منعقدہ اس پروگرام کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب (مرحوم) کی یاد میں غیر معمولی خدمت کرنے والے افریقن مبلغین و واقفینِ زندگی کو 'عبدالوہاب آدم ایوارڈ' دیا جاتا ہے۔ اسی طرح افریقہ میں غیر معمولی خدمات بجا لانے والے غیر افریقن مبلغین و واقفینِ زندگی کو مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ عنہ کے نام پر 'عبدالرحیم نیّر' ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ (حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر صاحب رضی اللہ عنہ افریقہ میں بھجوائے جانے والے سب سے پہلے مبلغ تھے۔) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام کے دوران اپنے دستِ مبارک سے ازراہِ شفقت یہ ایوارڈز عطا فرماتے ہیں۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے۔ صدر صاحب پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے مختصر تعارف کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سال 2017ء میں منتخب ہونے والے مبلغین کرام و واقفینِ زندگی کو ایوارڈز سے نوازیں۔ چنانچہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محمد علی کائرے صاحب (امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا)، عبدالغنی جہانگیر خان صاحب (انچارج فرنچ ڈیسک) اور حافظ احسان سکندر صاحب (مبلغ انچارج بیلجیم) کو 'عبدالوہاب آدم ایوارڈ' عطا فرمائے اور عنایت اللہ زاہد صاحب (سابق مبلغ گیمبیا، یوگنڈا و گھانا)، بشیر اختر صاحب (سابق استاد مجلس نصرت جہاں سیرالیون) اور محمد اکرم باجوہ صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج لائبیریا) کو 'عبدالرحیم نیّر' ایوارڈ سے نوازا۔

ایوارڈز کی اس سکیم کا آغاز حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سال 2014ء میں ہوا تھا۔

سال 2014ء میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد بن صالح صاحب (امیر و مشنری انچارج جماعت گھانا)، اظہر حنیف صاحب (مبلغ انچارج امریکہ)، مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب (امیر و مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو)، بکری عبیدی کلوٹا صاحب (مبلغ سلسلہ تنزانیہ) اور عبدالغفار صاحب (مبلغ سلسلہ یُوکے) کو 'عبدالوہاب آدم ایوارڈ' سے نوازا تھا۔

اسی طرح سال 2015ء میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبدالرشید ثانی صاحب (مبلغ نائیجریا)، ذکراللہ تایو (Zikrillah Tayo Ayyuba) صاحب (مبلغ نائیجیریا) اور مکرم عمر معاذ Coulibaly صاحب (مبلغ مالی) کو 'عبدالوہاب آدم' ایوارڈ ز اور مبارک احمد نذیر صاحب (سابق مبلغ سیرالیون)، محمود ناصر ثاقب صاحب (امیر جماعت بورکینافاسو)، سعیدالرحمان صاحب (امیر جماعت سیرالیون)، طاہر محمود صاحب (امیر جماعت تنزانیہ) اور عبدالخالق نیّر صاحب (مبلغ انچارج کیمرون) کو 'عبدالرحیم نیّر' ایوارڈز عطا فرمائے تھے۔

سال 2016ء میں مکرم عثمان کمبالایا صاحب (مبلغ تنزانیہ)، یوسف یاؤسن صاحب (نائب امیر و مبلغ گھانا) اور عبداللہ جمعہ صاحب (مبلغ کینیا) نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے 'عبدالوہاب آدم ایوارڈ' حاصل کئے تھے اور داؤد حنیف صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج گیمبیا، حال مبلغ امریکہ)، منور احمد خورشید صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج گیمبیا) اور مکرم خلیل احمد مبشر صاحب (سابق امیر و مبلغ انچارج سیرالیون و حال مبلغ انچارج کینیڈا) نے 'عبدالرحیم نیّر' ایوارڈ لینے کی سعادت پائی تھی۔

ایوارڈز کی تقریب کے بعد مہمانوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھانے کی سعادت حاصل کی۔ کھانے کے بعد مختلف افریقن گروپس نے اپنے مخصوص انداز میں ترانہ پیش کیا۔ آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

☆ پروگرام کے مطابق آج شام سوا پانچ بجے مختلف ممالک سے آنے والے احبابِ جماعت اور فیملیز کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 43/فیملیز کے 155 افراد اور اس کے علاوہ 30/احباب نے انفرادی طور پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 185 افراد نے شرفِ ملاقات پایا۔

☆ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل 26 ممالک سے آئی تھیں۔

پاکستان، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ناروے، دبئی، ابوظہبی، یوکے، انڈیا، جرمنی، بنگلہ دیش، مسقط، غانا، بورکینافاسو، ڈنمارک، سویڈن، قطر، آسٹریا، بیلجئم، ٹوگو، لائبیریا، ساؤتھ افریقہ، مائیکرونیشیا، گیمبیا، یوگنڈا اور سویٹزرلینڈ۔

☆ ان میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

☆ ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام پونے نو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے مسجد فضل میں تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

قرآن وحدیث کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

(مکّہ اور مدینہ کے درمیان تیز رفتار ریلوے کا جاری ہونا)

((انجینئر) محمود مجیب اصغر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرہ:197)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ (آل عمران:98)

لوگوں پر حج کرنا واجب ہے اللہ کے لئے جو حج کی استطاعت رکھتے ہوں۔

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (الحج: 28)

اور لوگوں میں تم حج کا اعلان کردو لوگ تمہاری طرف دُور دراز راستوں سے نحیف اونٹنیوں پر سوار ہو کر چلے آئیں گے۔

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (التکویر:5)

پھر ایک وقت آئے گا جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں معطّل ہو جائیں گی۔

یعنی ریل اور موٹر ایجاد ہو جائیں گے تو حجاز میں اونٹوں پر سفر کرنے کی ضرورت بہت کم ہو جائے گی۔...... چنانچہ ریل، ہوائی جہاز کی ایجاد نے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ (تفسیر صغیر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''تیرہ سو برس سے مکّہ سے مدینہ میں جانے کے لئے اونٹوں کی سواری چلی آتی تھی اور ہر ایک سال کئی لاکھ اونٹ مکّہ سے مدینہ کو اور مدینہ سے مکّہ کو جاتا تھا اور ان اونٹوں کے متعلق قرآن اور حدیث میں بالاتفاق یہ پیشگوئی تھی کہ ایک وہ زمانہ آتا ہے کہ یہ اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی ان پر سوار نہیں ہو گا چنانچہ آیت وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور حدیث يُتْرَكُ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا اس کی گواہ ہے۔ پس یہ کس قدر بھاری پیشگوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی جو ریل کی طیّاری سے پوری ہو گئی فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔''

(اربعین نمبر 2 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 375 حاشیہ)

خلافت عثمانیہ کے دوران حجاز ریلوے کے نام سے ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا اور دمشق سے مدینہ تک ریلوے لائن تعمیر ہوئی تھی مگر مدینہ سے مکّہ بوجوہ تعمیر ہونے سے رہ گئی تھی۔ عالمی جنگِ عظیم کے بعد سعودی عرب کی حدود میں حجاز ریلوے لائن ٹوٹ پھوٹ گئی تاہم سعودی عرب میں پٹرولیم کے کمرشل پیمانہ پر نکلنے کے بعد موجودہ حکومت کی توجہ پہلے عظیم الشان سڑکوں کی طرف ہوئی اور مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک عظیم الشان شاہراہ تعمیر کی گئی جس پر کئی سالوں سے حجاج بسوں اور موٹر کاروں پر سفر کرتے آ رہے ہیں۔ لاکھوں حاجیوں کی آمد و رفت سے حادثات اور بڑھتی ہوئی تعداد اور ٹریفک کے انجماد (Traffic Coangestion) کے پیش نظر مارچ 2009ء میں مکّہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے کا ایک عظیم الشان منصوبہ شروع کیا گیا جو حرمین ہائی سپیڈ ریلوے پراجیکٹ (HHR) کہلاتا ہے جو مکہ اور مدینہ کو 450 کلومیٹر ریلوے لائن کے ذریعہ ملاتا ہے اس ریلوے لائن پر 320 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے 35 الیکٹرک مسافر گاڑیاں (Passenger Trains) چلیں گی جن پر 166,000 مسافر یومیہ سفر کریں گے۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا سفر تین گھنٹوں سے کم وقت میں طے ہو گا۔

''العربیہ'' 20/مارچ 2017ء کے مطابق 430 کلومیٹر ریلوے لائن مکمل کر لی گئی ہے۔ اسی طرح ''ٹائمز انٹرنیشنل نیوز TNS ورلڈ'' نے 27/جولائی 2017ء کو خبر دی ہے کہ برق رفتار حرمین ٹرین کی آزمائشی سروس کا Pilot Trip کامیابی سے کر لیا گیا ہے اور یہ منصوبہ 2018ء کی پہلی سہ ماہی میں پوری طرح Oprational ہو جائے گا۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ ریلوے سٹیشن بنائے گئے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مکّہ
۲۔ جدّہ
۳۔ کنگ عبدالعزیز انٹرنیشنل ائیرپورٹ
۴۔ کنگ عبداللہ اکنامک سٹی ربغ (Rabigh)
۵۔ مدینہ

سبحان اللہ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اونٹنیوں کے بیکار ہونے کی قرآنی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''...... اس سے بڑھ کر اہل عرب کے دلوں پر اثر ڈالنے کے لئے اور پیشگوئی کی عظمت اُن کی طبیعتوں میں بٹھانے کے لئے کوئی اور راہ نہیں۔ اسی وجہ سے یہ عظیم الشان پیشگوئی قرآن شریف میں ذکر کی گئی ہے جس سے ہر ایک مومن کو خوشی سے اُچھلنا چاہئے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجّال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکّہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلادِ شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے اُن سے الگ ہو جائے گا۔

سبحان اللہ کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتابُ اللہ قرآن شریف کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کے لئے یہ ایک ایسا نشان دنیا میں ظاہر ہو گیا ہے کہ نہ توریت میں ایسی بزرگ اور کھلی کھلی پیشگوئی پائی جاتی ہے اور نہ انجیل میں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب میں۔.....''

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 196، 197)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: جلسہ سالانہ البانیہ..... از صفحہ 13

تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست فیکس کی۔ جلسہ کے ایک روز قبل موسم صاف ہونا شروع ہو گیا اور اتوار کے روز مسلسل دھوپ چمکتی رہی اور جلسہ نہایت خوشگوار ماحول میں منعقد ہو پایا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ روحانی اجتماع تمام شاملین جلسہ کے دِلوں کو گرماتا اور اپنے بے شمار فیوض و برکات سے منور کرتا اپنے اختتام کو پہنچا۔ زیرِ تبلیغ احباب کو ایک خوبصورت کاغذی بیگ میں جس پر جماعت کا ماٹو اور البانین زبان میں جماعت کی ویب سائٹ alislam.al منقش تھا، البانین زبان میں جماعتی لٹریچر جیسے "لائف آف محمد"، World Crisis and the Pathway to Peace، جماعت کا مختصر تعارف اور دیگر لیفلیٹس کے ساتھ تحفۃً دیئے گئے۔

جلسہ میں Kosovo سے تقریباً 120 افراد ایک Bus اور گاڑیوں کے ذریعہ تشریف لائے تھے، Bosnia سے 8 افراد، Mecedonia سے 4، Montenegro سے 1 اور باقی احباب البانیہ کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کی حاضری تقریباً 365 احباب و خواتین رہی۔ الحمدللہ۔

جلسہ کی تمام کارروائی Facebook کے ذریعہ براہِ راست نشر کی گئی جسے ہزاروں لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کے تمام فیوض و برکات کو شاملینِ جلسہ کی زندگیوں کا دائمی حصہ بنائے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اسلام احمدیت کی روشنی کو دِن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ البانیہ کے دسویں جلسہ سالانہ 2017ء کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: صمد احمد غوری، مبلغ سلسلہ و صدر جماعت البانیہ)

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 29/اکتوبر 2017ء بروز اتوار روایتی جوش و جذبہ کے ساتھ اپنے دسویں ایک روزہ جلسہ سالانہ کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کا انعقاد مسجد بیت الاوّل میں ہوا۔ جب کہ زنانہ جلسہ گاہ اور کھانے کی مارکیز مسجد کے صحن اور مشن ہاؤس کے پارکنگ ایریا میں لگائی گئیں۔

انتظامی لحاظ سے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مدعو کرنے کے لئے جلسہ کی تیاریوں کے لئے جماعتی روایات کے مطابق کئی دن پہلے سے تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ چنانچہ محترم شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ کو افسر جلسہ سالانہ کی ذمہ داری دی گئی۔ اسی طرح احباب جماعت میں سے خدام، لجنہ، انصار اور بعض زیر تبلیغ دوستوں نے بھی محض للہ مخلصانہ اور رضا کارانہ خدمات بجالائیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانانِ کرام کی آمد صبح سے شروع ہوگئی۔ چنانچہ اُن کی رجسٹریشن اور تواضع کا انتظام بھی کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز لوائے احمدیت اور البانیہ کے قومی جھنڈے کے بلند کرنے کے ساتھ ہوا جس کے بعد محترم Bujar Ramaj صاحب نائب صدر جماعت البانیہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

امسال پہلی بار جلسہ کی تقریباً ہر تقریر کے بعد پروجیکٹر کے ذریعہ مختلف عناوین پر پانچ سے دس منٹ کی videos دکھائی گئیں جن میں سے کچھ البانین زبان میں dubbed کی گئی تھیں اور بعض پر sub titles لگائے گئے تھے۔ ان videos کی تیاری میں مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم Bekim Bici صاحب، مکرم Imer Gjergji صاحب اور مکرم Sali Beja صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا۔

بعد ازاں تمام شاملین جلسہ مسجد کی طرف روانہ ہوئے جہاں باقاعدہ پنڈال سجایا گیا تھا۔ محترم جناح الدین صاحب سَیف، مبلّغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ کوسووا کی صدارت میں پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم مفیض الرحمان صاحب مربی سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ بوسنیا نے تلاوت قرآنِ کریم کی اور مکرم Artan Mavraj صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" کا البانین ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم Alban Zeqiraj صاحب معلم سلسلہ کوسووا نے ''سیرت آنحضرت ﷺ قبولیت دُعا کی روشنی میں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے دُعا کے فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے قبولیتِ دُعا کے متعدد واقعات پیش کیے جن سے آپ ﷺ کے توکّل علے اللہ کا اظہار ہوتا ہے۔ بعد ازاں قبولیتِ دُعا سے ہی متعلق ایک ایمان افروز واقعہ video clip کی صورت میں پیش کیا گیا۔

ازاں بعد مکرم Rexhep Hasani صاحب نے ''اسلام میں انسانی آزادی اور ترقی'' کے عنوان پر ایک علمی تقریر کی۔ موصوف نے بتایا کہ کس طرح اسلام اِنسان کو بے بنیاد عقائد کی تقلید اور لغو معاشرتی روایات کی غلامی سے آزادی عطا کرتا ہے۔ موصوف نے انسان کی ہمہ گیر ترقی کے لیے حصول علم کی ضرورت کو قرآنِ کریم اور ارشادات نبوی ﷺ سے واضح کیا۔

بعد ازاں چائے و کافی کا وقفہ ہوا جس دَوران شاملینِ جلسہ کو جہاں ایک دوسرے سے واقفیت اور تبادلۂ خیالات کا موقعہ ملا، وہیں وہ جماعت کی طرف سے البانین میں شائع ہونے والے لٹریچر سے بھی متعارف ہوئے۔

جلسہ کا دوسرا اجلاس محترم Bujar Ramaj صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ البانیہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم مکرم Sali Beja صاحب نے کی جس کے بعد محترم Bujar Ramaj صاحب نے ''مکالمہ الٰہیہ'' کے عنوان پر علمی و روحانی نکات سے پُر تقریر کی۔ موصوف نے قرآنی آیات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو دُعا کی کنجی عطا کی ہے، جس کے ذریعہ سے وہ اُسپر علم غیب کا دروازہ کھولتا ہے۔ لیکن اِس کے لیے خاتم النبیین ﷺ کی کامل پیروی ضروری ہے۔

اِس تقریر کے بعد ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر ایک مختصر documentary دکھائی گئی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بچپن کے ایک دلچسپ واقعہ کو پیش کیا گیا جب آپ نے ایک لطیف روحانی تجربہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی ہستی کا ثبوت حاصل کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے ''حضرت امام مہدیؑ کی آمد کی نشانیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔ قرآنی اُصول کی روشنی میں اِن نشانیوں اور پیشگوئیوں کا مفہوم بیان کیا جو عصر حاضر میں واضح طور پر پوری ہو چکی ہیں، لیکن علماءِ سلف کی کورانہ تقلید کی وجہ سے عامّۃ المسلمین ابھی تک اُن کے پورا ہونے کے منتظر اور امام الزمان کی شناخت و بیعت سے محروم ہیں۔ video projector کی مدد سے سورۃ التکویر میں بیان پیشگوئیوں کو تصویری طور پر پیش کیا اور تمام متلاشیانِ حق کو دُعا و تحقیق کے ذریعہ امام الزّمان کو شناخت کر کے الٰہی برکات و فتوحات کا وارث بننے کی دعوت دی۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''فتح اسلام'' کے البانین ترجمہ کی تقریبِ رونمائی عمل میں آئی جس کے ترجمہ کی سعادت اس عاجز کو ملی۔ الحمدللہ۔ آخر میں ''خلافت حقہ اسلامیہ'' کے عنوان پر البانین زبان میں ایک documentary پیش کی گئی۔ جس کے بعد نمازِ ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور بعد ازاں تمام شاملین جلسہ نے دوپہر کا کھانا تناول کیا۔

جلسہ کا آخری اجلاس ٹھیک اڑھائی بجے شروع ہوا جس کی صدارت خاکسار مبلّغ سلسلہ و صدر جماعت البانیہ نے کی۔

مکرم Ilirian Ibrahimi صاحب نے تلاوتِ قرآنِ کریم کی۔ مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مبلّغ سلسلہ نے ''خلافت: حقیقی آسمانی ہدایت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے بتایا کہ حقیقی ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے، اس لیے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اُمت مسلمہ کی ہدایت اور راہنمائی کا واحد حل ہے۔ موصوف نے خلافتِ خامسہ کے بابرکت دَور سے چند مثالیں دیتے ہوئے بتایا کہ کس طرح قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیمات اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ کامل کے سنہرے اصولوں پر چلنے والی یہ روحانی قیادت آج دُنیا بھر میں اسلام کی تمکنت اور امن و سلامتی کے قیام کے لیے کوشاں ہے۔

بعد ازاں بیعت کے روحانی تجربات سے متعلقہ ایک documentary دکھائی گئی۔ جلسہ کی آخری تقریر مکرم Markelian Shparthi صاحب نے ''جماعت میں محبت اور اخوت'' کے عنوان پر کی۔ موصوف نے قرآنی ارشادات اور احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں بتایا کہ خلوص، ایثار اور محض للہ دوسروں کے لئے اپنے حقوق قربان کرنے سے ہی باہمی اخوت مضبوط ہوتی ہے، جبکہ انانیت، حسد اور تکبر جیسے خصائل رذیلہ اُسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ موصوف نے متعدّد اخلاقِ حسنہ کا بھی ذکر کیا جو محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے میں مدد دیتے ہیں۔ نیز بتایا کہ آج یہ معاشرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے، جس کی مثال خود یہ جلسہ سالانہ بھی ہے جہاں احمدی احباب اخوت کا مثالی نمونہ پیش کرتے ہیں۔

جلسہ کے آخر میں خاکسار نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا جو ہمسایہ ممالک سے لمبی مسافتیں طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ اسی طرح تمام رضا کاران مرد و خواتین کا بھی شکریہ اَدا کیا جنہوں نے جلسہ کی کامیابی کے لیے دِن رات محض للہ اپنی خدمات پیش کیں۔ نیز یہ ایمان افروز واقعہ بھی بتایا کہ 5 دن قبل تک موسمی ادارہ کے مطابق جلسہ کے روز مسلسل بارش بتائی جا رہی تھی۔ ایسی صورت حال میں جلسہ کے انعقاد میں بہت رکاوٹیں پیدا ہو سکتی تھیں کیونکہ نہ صرف لجنہ کی مارکی صحن میں لگتی ہے، بلکہ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی تمام احباب کے لئے مشن ہاؤس کے صحن میں ہوتا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ سرینام کے 38ویں جلسہ سالانہ 2017ء کا کامیاب انعقاد

ایمر انڈین وفود کی اپنے چیفس کے ہمراہ شرکت، مختلف مذاہب کے نمائندوں، اراکین پارلیمنٹ اور انڈین سفیر کی شمولیت اور مبارکباد کے پیغامات۔ الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر جلسہ سالانہ کی خبر کی بکثرت اشاعت

(رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سرینام، جنوبی امریکہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ سرینام کو مورخہ 3، 4 نومبر 2017ء بروز جمعہ، ہفتہ اپنا 38واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کی رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

تیاری

امسال جلسہ سالانہ کی باقاعدہ اور بھرپور تیاری ستمبر سے شروع کی گئی جلسہ کمیٹی نے ہفتہ وار میٹنگ کر کے جلسہ کی بھرپور تیاری کی، نیز ہفتہ وار وقار عمل بھی کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے لئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ اراکین پارلیمنٹ، حکومتی افسران، آئمہ مساجد اور مختلف مذہبی تنظیموں کو جماعت کے تعارفی خط کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ احباب جماعت اور نومبایعین سے بار بار مختلف ذرائع سے رابطہ کر کے جلسہ میں شمولیت کی تلقین کی گئی۔ جلسہ کے لئے سائبان تیار کئے گئے، مسجد اور جلسہ گاہ کو انتہائی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا۔ لجنہ کے لئے مسجد سے ملحقہ ہال میں بڑی سکرین کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے کے لئے الگ سائبان تیار کروایا گیا، جس میں کرسیاں اور میز ترتیب سے رکھے گئے۔

گزشتہ سال پہلی بار ایک ایمر انڈین گاؤں (Pikin Poika) ''پکی پوئیکا'' سے رابطہ ہوا، جو ڈسٹرکٹ ''وانیکا'' (Wanica) میں واقع ہے۔ اس گاؤں کی چیف خاتون (Mrs Joan van der Bosch) ''مس جان واندر بوش'' چند افراد کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔ جس کے بعد ان سے متعدد بار رابطہ کیا گیا، اور جماعتی وفد نے ان کے گاؤں کا دورہ بھی کیا۔ امسال جب انہیں جلسہ سالانہ کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مزید ایمر انڈین چیفس کو جلسہ میں مدعو کیا جائے، چنانچہ ان کی مدد سے پانچ گاؤں کے چیفس کو دعوت دی گئی، اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے دو نئے ایمر انڈین گاؤں کے چیفس بھی مع وفد اپنے روائتی لباس میں ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے۔

پہلا دن

پہلے دن تلاوت قرآن مجید اور نظم اور ان کے ترجمہ کے بعد پہلی تقریر محترم ڈاکٹر فاروق دین محمد صاحب کی تھی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلمی جہاد کے موضوع پر تقریر کی، اور کسر صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باثمر کوشش کی تفصیل بیان کی۔ اس کے بعد خاکسار نے ''اطمینان قلب'' کے حوالے سے قرآن مجید کی تعلیم اور ہدایات حاضرین کے سامنے بیان کیں۔ بعد ازاں بچوں کے ایک گروپ نے منظوم کلام پیش کیا۔

امسال جماعت کی سات بچیوں، اور پانچ بچوں نے مختلف تعلیمی اداروں میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ان بارہ طلباء اور طالبات کو تعلیمی اعزازات سے نوازا گیا۔ اختتامی دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے دن 25 مہمانوں اور چار نومبائعین سمیت 125 افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

دوسرا دن

دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن مجید اور نظم سے ہوا۔ ان کے ترجمہ کے بعد پروگرام کی پہلی تقریر محترم فرید جمن بخش صاحب نے ''اسلام میں جماعت احمدیہ کا مقام'' کے موضوع پر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے جماعت کا مقام اور عقائد بیان کئے، اور احیائے اسلام کے لئے جماعت کی عالمگیر کوششوں کا ذکر کیا۔ اور گزشتہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی ترقی کے جو اعداد و شمار بیان فرمائے تھے، وہ بھی پیش کئے۔ اس کے بعد محترم شمشیر علی صاحب نے جہاد کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے جماعت کا مؤقف واضح کیا۔ جہاد بالسیف کے خاتمے، جہاد بالقلم اور جہاد بالنفس کے جاری رہنے کے حوالے سے حکم عدل کی تحریرات پیش کیں۔ بعد ازاں مہمان مقررین کو سٹیج پر بلانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی مہمان مقرر مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کے لئے قائم تنظیم کی سیکرٹری مسز مریم غفور خان تھیں، جو پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئیں۔ دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ: ''ایک مسلمان کی حیثیت سے مجھے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کی توفیق ملتی رہتی ہے، مگر جہاد کی جو حقیقت آج یہاں سننے کو ملی وہ بہت خوبصورت اور قابل عمل ہے''۔

سناتن دھرم سرینام کے نمائندے (Nitin Jagbandhan) پنڈت نیتن جگبندھن بھی پہلی بار جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا کہ: ''مذہبی کام سے تعلق ہونے کے ناطے میں نے اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ بائبل اور قرآن مجید کے ترجمے کا مطالعہ بھی کیا ہے، مگر جہاد کا اصل مطلب اور وسیع مفہوم آج سننے کو ملا۔ اس پروگرام میں شامل ہونے کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کے کاموں سے آگاہی ہوئی''۔

ایمر انڈین گاؤں کی چیف (Mrs Joan van der Bosch) مس جون واندبوش نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ اور اسلام کے بارے میں میری سمجھ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اسلام کا جو تصور اور تعلیم جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دوسرے مسلمان فرقوں کی تعلیم اور عمل سے بہت مختلف اور زیادہ قابل قبول ہے۔ اور آپ لوگ مہمان کو جس طرح عزت و احترام دیتے ہیں وہ بہت ہی قابل قدر ہے''۔

ڈسٹرکٹ سارامکہ (Saramacca) میں واقع ایمر انڈین گاؤں (Maho) ''ماہو'' کی چیف ''مس آسٹرید توآنا'' (Mrs Astrid Tuanae) اپنے وفد کے ہمراہ پہلی بار کسی اسلامی پروگرام میں آئیں، انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ''ہمیں جب ایک مسجد کی طرف سے دعوت ملی تو ہم بہت متذبذب تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا۔ لیکن آپ لوگوں نے بہت محبت اور اپنائیت کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور مختلف رنگ، نسل اور مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ جمع دیکھ کر ہمیں خوشگوار حیرت ہوئی۔ ہم اس عزت افزائی کے لئے جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں''۔

رکن پارلیمنٹ اور یونیورسٹی آف سرینام کے شعبہ انجینئرنگ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر ریاض نور محمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''میں جماعت احمدیہ کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس طرح کا پروگرام یقیناً روحانی ترقی اور علم میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے طرز عمل کی وجہ سے اس وقت دین اسلام عالمی طور پر تنقید کی زد میں ہے، ان حالات میں اس جماعت کی یہ کوشش کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو اچھے انداز سے دوسروں تک پہنچایا جائے بہت ہی قابل قدر ہے۔ ہم سب کو اس کوشش میں شامل ہونا چاہیے، اور اپنے بچوں کو بھی اس تعلیم سے رُوشناس کروانا چاہیے''۔ موصوف گزشتہ سال بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے۔

اس کے بعد مسٹر وم باکر (Mr.Dr. Wim Bakker) کو سٹیج پر بلایا گیا۔ موصوف پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں، اور متعدد کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ لمبا عرصہ ''پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ سرینام'' کے چیئرمین رہے۔ 2005ء تا 2010ء پارلیمنٹ کے رکن رہے۔ اس وقت ایک سیاسی پارٹی (Seti Sranang) سیٹی سرانان کے صدر ہیں۔ پہلی بار کسی جماعتی پروگرام میں شامل ہوئے۔ دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ: ''میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس پروگرام میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ یہ ایک بہت خوشگوار علمی تجربہ ہے۔ اگر اس پروگرام میں نہ آتا تو گھر میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر وقت گزار دیتا جو بہت خسارہ کی بات تھی۔ جہاد کا تفصیلی مطلب اور آپ کی جماعت کا مؤقف جان کر بہت اچھا لگا''۔

انڈین سفیر (Mr.Satendar Kumar) مسٹر ستندر کمار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''میرے لئے یہ بہت فخر کی بات ہے کہ آپ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ہندوستان میں پیدا ہونا اس ملک کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ مذہب کی تعلیم کا

خلاصہ اپنے آپ کو قادر مطلق کی مرضی کے تابع کرنا ہے، اور جماعت احمدیہ اس تعلیم کو عام کرتی ہے''۔

ملک کی معروف سیاسی جماعت (VHP) کے صدر کی نمائندگی میں (Dr. Malti Sardjoe) ڈاکٹر مالتی سارجو جلسہ میں شامل ہوئیں، موصوفہ نے کہا: ''میں نے جب یہ سنا کہ اس جلسے میں جہاد کے موضوع پر تقریر ہوگی تو میں نے اس لفظ پر تحقیق کی، اور واقعۃً اس نتیجے پر پہنچی کہ دین اسلام جس جہاد کی طرف بلاتا ہے وہ اپنی اصلاح اور معاشرے میں امن و سکون قائم کرنا ہے۔ اور آپ کی جماعت کے بانی نے اسی جہاد کی طرف بلایا ہے، اور فاضل مقرر نے بہت خوبصورت انداز میں اس مقصد کو واضح کیا ہے''۔ اس کے علاوہ (Indigenous platform to protact women's rights and indigenous rights) نامی تنظیم کی صدر (Mrs Audrey Christiaan) ''مس آوّدرے کرستیان'' اور ایک مسلمان تنظیم کے نمائندے نے بھی اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

پروگرام کے اختتام سے قبل معزز مہمانوں اور مختلف مذاہب کے چھ نمائندوں کو جماعتی لٹریچر اور فولڈز پیش کئے گئے۔

اختتامی دعا کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

خداتعالیٰ کے فضل سے دوسرے دن کی حاضری 225 تھی، جس میں 2 نومبایعین، 135 افراد جماعت اور 88 مہمان شامل ہیں۔

نمائش، بک سٹال

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے موقع پر جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں شائع شدہ قرآن مجید کے تراجم کے نمونے قرینے سے نمائش کے لئے رکھے گئے۔ جس کے ساتھ عظمت قرآن کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادت پیش کئے گئے۔ نیز گزشتہ چند سالوں میں وکالت اشاعت لندن کی طرف سے شائع شدہ مختلف زبانوں کی نئی کتب نمائش کے لئے رکھی گئیں۔ اس نمائش کو مہمانوں نے بہت دلچسپی سے دیکھا، اور تبلیغ اسلام کے لئے جماعت کی عالمی کوششوں کو سراہا۔ جلسہ کے موقعہ پر جماعتی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا جس میں جماعت کی طرف سے شائع شدہ کتب رکھی گئیں، نیز مختلف موضوعات پر شائع شدہ فولڈرز تمام مہمانوں کو دیئے گئے۔

تأثرات

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی کامیاب رہا۔ پروگرام وقت پر شروع ہوتا رہا۔ شاملین نے پروگرام کے معیار اور نظم و ضبط کی بہت تعریف کی۔ کئی مکاتب فکر کے مسلمان جلسہ میں

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: نمازجنازہ حاضر وغائب

..................از صفحہ نمبر 2

باجوہ صاحب مرحوم کی بہو اور مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نارتھ ویلز کی والدہ تھیں۔ ساری عُمر ربوہ میں گزاری اور اپنے محلہ دارالصدر میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ انتہائی نیک، دُعا گو، صوم وصلوۃ کی پابند مہمان نواز اور فِدائی احمدی تھیں۔ جماعتی مہمانوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انتہائی محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نمازجنازہ غائب:

1۔ مکرم الحاج عبد الرحمٰن صاحب ایتو (سابق امیر جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر۔ انڈیا)

5 نومبر 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ محکمہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ رشی نگر میں سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے علاوہ صوبہ جموں وکشمیر کے نائب امیر اور امیر جماعت طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح ناظم انصاراللہ صوبہ جموں و کشمیر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے تھے۔ آپ کو تنازعات حل کروانے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے 2001ء میں حج بیت اللہ کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور غریب پرور انسان تھے۔ رشی نگر میں نئی جامع مسجد کی تعمیر کے علاوہ قدیمی مسجد، سکول، عیدگاہ، قبرستان کی ترمیم اور تزئین اور حفاظت کی بھی نگرانی کرتے رہے۔ ہر جلسہ پر قادیان آتے اور کچھ عرصہ وہاں گزارتے۔ خلافت سے ہمیشہ وفا اور مرکزی عہدیداران سے محبت واطاعت کا تعلق رکھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب نمبردار (ابن مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم۔ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ)

29 اکتوبر 2017ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ 17 سال کی عمر میں خود بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے اور نظام جماعت کے ساتھ بڑی مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہے۔ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، ضرورت مندوں اور غریبوں کا خیال رکھنے والے ایک نافع الناس وجود تھے۔ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اپنے علاقہ میں اچھا اثر ورسوخ رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ضیاء الرحمان بھلّی صاحب جماعت قلعہ کالر والا میں سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

3۔ مکرم عبد الرحمن سلیم صاحب (آف کولمبس۔ امریکہ)

10 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد محترم مولوی غلام رسول صاحب کا تعلق کوٹلی افغاناں ضلع گجرات سے تھا۔ انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے انڈین گورنمنٹ اور بعدازاں پاکستان گورنمنٹ میں ملازمت اختیار کی۔ 1976ء میں منسٹری آف ڈیفنس سے ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ 1987ء میں اپنے بچوں کے پاس امریکہ چلے گئے۔ جہاں پہلے ڈیٹرائٹ اور پھر کولمبس میں رہائش اختیار کی۔ کراچی میں لمبا عرصہ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ بہت ہمدرد، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص کا گہرا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

4۔ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ سلیم صاحبہ بنت مکرم کیپٹن ایم احمد سلیم صاحب (آف یُو ایس اے)

7 نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم ماسٹر یاسین صاحب درویش قادیان کی پوتی اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی نواسی تھیں جنہوں نے گیمبیا میں پہلا احمدیہ ہسپتال قائم کیا تھا۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بڑی باہمت، صابروشاکر، متوکّل علی اللہ، کثرت سے درود شریف کا ورد کرنے والی، بے شمار اوصاف کی حامل نیک خاتون تھیں۔ جماعت کی خدمت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ بانیٔ جماعت اور خلافت احمدیہ کے ساتھ عشق ووفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔ مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ۔ لاس اینجلس۔ امریکہ (بنت مکرم ڈاکٹر غفورالحق خان صاحب مرحوم۔ آف کوئٹہ)

21 اکتوبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے ساری زندگی بہت صبر وشکر اور رضا بالقضاء کے ساتھ گزاری۔ بہت نیک اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ والد کی وفات کے بعد بہن بھائیوں کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ آپ وفات کے وقت اپنے دو بیٹوں کے پاس لاس اینجلس میں مقیم تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

6۔ مکرم احسان اللہ خالد چیمہ صاحب۔ ربوہ (ابن مکرم سردار خان صاحب)

21 ستمبر 2017ء کو حرکت قلب بند ہونے سے بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1982ء میں 24 سال کی عمر میں ایک خواب کی بناء پر احمدیت قبولیت کی۔ گورنمنٹ کی ملازمت میں کئی دفعہ شدید مخالفت کا سامنا کیا۔ مخالفین کو تبلیغ کرتے اور انہیں کہتے کہ سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی طلب کرو تو وہ خود تمہیں سیدھی راہ دکھادے گا۔ بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، متوکّل علی اللہ، چندوں میں باقاعدہ، غریبوں کے ہمدرد، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ منظور احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ بورکینا فاسو کے والد تھے۔

7۔ مکرمہ امۃ الحفیظ بقاپوری صاحبہ۔ ربوہ (اہلیہ مکرم سید عباس علی شاہ صاحب۔ آف عمر کوٹ ضلع راجن پور)

26 اکتوبر 2017ء کو 99 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، بہت سادہ مزاج، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ احمدی بچوں کے علاوہ گاؤں کے غیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کے لئے تعلیمی کلاسوں کا بھی اہتمام کرتی رہیں۔ گورنمنٹ نے پرائمری گرلز سکول کی منظوری دی تو اپنے گھر میں ہی بچیوں کو تعلیم دینی شروع کردی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین سے والہانہ تعلق تھا۔ محلہ رحمان کالونی میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ روزانہ باقاعدگی سے الفضل پڑھتیں اور MTA کے پروگرام شوق سے دیکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔ مکرمہ ناصرہ طیبہ صاحبہ (اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب ڈوگر) سابق کارکنہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

14 جون 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں خیر دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ نے دفتر لجنہ میں 27 سال خدمت کرنے کے علاوہ محلہ کی سطح پر بھی لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت چھوٹی آپا کی قربت میں مختلف اہم ڈیوٹیاں بھی دیتی رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصی تعلق تھا۔ دعا گو اور دیندار خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں اپنی استطاعت کے مطابق ضرور حصہ لیتی تھیں۔

9۔ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف خان صاحب۔ حافظ آباد

23 جولائی 2017ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھتی تھیں۔ آپ مکرم دانیال خان صاحب مربی سلسلہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی دادی تھیں۔

10۔ عزیزہ امۃ المصورزارا صاحبہ (بنت مکرم کلیم احمد باجوہ صاحب صدر جماعت نارتھ ویلز۔ یوکے)

15 نومبر کو یونیورسٹی میں اچانک طبیعت خراب ہونے پر 19 سال کی عُمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن مہار صاحب کی نواسی اور مکرم چوہدری عزیز احمد باجوہ صاحب مرحوم کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک اور خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ لجنہ کی سرگرمیوں میں بہت دِلچسپی سے حصہ لیتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ: خطبہ عیدالاضحیٰ از صفحہ نمبر 4

بقیہ: خطبہ عیدالاضحیٰ از صفحہ نمبر 4

پس یہ مُنادی وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور انسان کو اس کا مقصد پیدائش بتانے کے لئے آتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے راستے دکھانے کے لئے آتے ہیں۔ پس خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو پکارنے والے کی آواز کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا، وہ پکارنے والا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس مُنادی نے، اس پکارنے والے نے کیا آواز دی، کس طرف بلایا؟ کیا کسی تجارت کی طرف بلایا؟ کیا کسی دنیاوی مفاد کی طرف بلایا؟ کیا مال و اسباب دینے کی طرف بلایا؟ نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسے مُنادی کی آواز ہوتی ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ لوگو تم مان لو۔ کیا مان لو؟ کس کی مان لو؟ وہ کہتا ہے کہ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ۔ اپنے رب کو مانو۔ اس کو مان لو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے، تمہاری پرورش کی ہے، تمہیں ادنیٰ حالت سے اوپر لا کر ترقی دینے کے انتظام کئے ہیں، تمہیں بڑے درجے تک ترقی بھی دی ہے۔ اس کے احکامات کو قبول کرو۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کے حکم کو مانتے ہوئے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرو۔ پس اس مُنادی کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ فَاٰمَنَّا۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اور ساتھ ہی اپنے رب سے یہ دعا بھی مانگتے ہیں، عاجزی سے اس کے حضور عرض کرتے ہیں کہ رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا۔ کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارا ماننا اور اس پر قائم رہنا تیرے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ تیرے احکامات پر چلنا، ان پر عمل کرنا تیرے فضل اور تائید کے بغیر بہت بھاری ہے، بہت مشکل ہے۔ تیری مدد نہ ہو تو ہم اس بھاری بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔ ہم تو ہمیشہ سے غلطیاں کرتے آئے ہیں۔ بیشمار غلطیاں کر چکے ہیں۔ تیری ستّاری اور تیرا غفّار ہونا ہی ہمیں بدانجام سے بچا سکتا ہے اور بچاتا رہا ہے۔ تیری رحمت جو ہر چیز پر حاوی ہے وہ ہمیشہ ہم پر بھی سایہ فگن رہی ہے۔ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ غلطیوں اور لغزشوں سے ازخود محفوظ رہ سکیں۔ اے اللہ تُو ہمارا رب ہے۔ نیکیوں کی توفیق دینا اور ان میں ترقی کرنا، ایمان پر قائم رہنا اور اس میں بڑھنا تیرے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم ازخود یہ کام نہیں کر سکتے۔ اپنے آپ کو شیطان کے کسی حملے سے محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ پس تُو ہی ہے جو ہمیں ایمان پر بھی قائم رکھے اور اس میں بڑھاتا بھی رہے۔ پس ہمیں ایمان میں بڑھا دے۔ یہ دعا ہونی چاہئے اے اللہ ہمیں ایمان میں بڑھا دے تا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حقیقی ایمان لانے والے ہیں۔ وَکَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا۔ ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے۔ ہماری برائیوں کو دور کرنے میں جتنی روکیں ہیں وہ سب دور ہو جائیں بلکہ ہماری بدیوں کو اس طرح مٹا دے کہ جیسے کبھی واقع ہی نہیں ہوئیں۔ ہمیں ہر سزا سے بچا۔ جب ہم تیرے حضور حاضر ہوں تو ان لوگوں میں شامل ہوں جو نیکیوں میں بڑھے ہوئے ہیں، جن کو تُو نے یہ مقام حاصل کرنے کے لئے یہ دعا سکھائی ہے کہ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ۔ کہ ہمیں نیکوں میں شامل کر کے وفات دے۔ یہ نہ ہو کہ ہم ایمان تو لے آئیں لیکن پھر ہم ایمان سے دُور ہٹ جائیں۔ زمانے کی اصلاح کے لئے ہر زمانے میں تو مُنادی بھیجتا ہے۔ ایک دفعہ اس کو قبول کرنے کے بعد پھر اپنی اَنا میں گرفتار ہو کر، خود ساختہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہو کر اپنے ایمان کو ضائع کرنے والے نہ ہو جائیں اور ہمارا کہیں انجام بد نہ ہو جائے۔ اس لئے اے ہمارے خدا ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمارا انجام کبھی بد نہ ہو اور جب ہماری وفات کا وقت آئے تو ہم ایمان پر قائم ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو ابرار ہیں، جو نیکیوں میں بڑھنے والے ہیں۔ ہماری حرکتیں، ہماری عقلیں، ہمارے علم، ہمیں صراط مستقیم سے ہٹانے والے نہ بن جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں فرمایا کہ مُنادی کو ماننے کے بعد یہ دعا بھی کرو کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (آل عمران:195) کہ اے ہمارے رب اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔ یقیناً تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اپنے رسولوں سے جو تُو نے وعدے کئے ہیں وہ وعدے ہمارے لئے بھی پورے کر دے۔ ہم بھی ان تمام فیضوں سے فیضیاب ہونے والے ہوں جن کا وعدہ تو نے اپنے رسولوں سے، اپنے منادوں سے کیا ہے۔ وَلَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کہ ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بلکہ ہمارے اعمال ایسے ہوں جو تیرے احکامات کے تابع ہوں۔ صرف اعتقادی باتیں ہی نہ ہوں بلکہ ہمارے اعمال بھی تیری رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ ہمیں ایسا اپنے احکامات کا پابند کر دے کہ قیامت تک ہم صحیح راستے سے ہٹنے والے نہ ہوں۔ ہم کسی سزا کا مورد نہ بنیں۔ کوئی سزا ہم پر واجب نہ ہو جائے۔ تیرے حضور ہم شرمندہ ہو کر حاضر نہ ہوں۔ ہماری زندگی کا ہر لمحہ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے گزرنے والا ہو۔ حقیقی عبادت کے بھی ہم نمونے قائم کرنے والے ہوں اور حقیقی بندگی کو بھی ہم پانے والے ہوں۔ اطاعت اور فرمانبرداری سے بھی ہم کبھی پیچھے ہٹنے والے نہ ہوں۔

پس جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے جس کی کچھ تفصیل مَیں نے بیان کی ہے، یہ آواز ہے جو منادی دیتے ہیں اور یہ باتیں ہیں جو اس منّاد کو، اس مُنادی کو، پکارنے والے کو قبول کرنے والے کرتے ہیں۔ پس جب ایسی رہنمائی کا زمانہ ہو تو یہ سب سے بڑھ کر عید کا دن ہوتا ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کے بعد پھر اپنے وعدے کے مطابق ایک مُنادی ہم میں مبعوث فرمایا اور ہمیں اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اسلام کی حقیقی خوبصورت تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مجھے بھیجا ہے۔ آنے والے نے ہمیں بتایا کہ مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا صحیح عبد بننے کا راستہ دکھاؤں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری سے، ان پر عمل کرنے سے ملتا ہے۔

آپ علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

''خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا مَیں حلم اور خُلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہِ راست پر چلاؤں۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 143)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں صحیح عبد بننے کے لئے کیا نصائح فرمائی ہیں؟ ہم سے آپ کیا چاہتے ہیں؟ ہم نے جب اٰمَنَّا کہا تو ہمیں اپنی حالتوں کو کس طرح بنانا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو جو نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند ایک مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

''ہماری جماعت کے لئے اسی بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سُستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو (نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے جوش پیدا نہ ہو) تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا ''اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں''۔ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ''یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل قربانی کی عید ہے ہم جانور کو ذبح کرتے ہیں۔ پھر اس کی بھی جب کھال اتارتے ہیں اگر ہلکی سی اس میں جان ہو تو شاید اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن فرمایا کہ اطاعت تو اس طرح ہے جس طرح زندہ آدمی کی کھال اتاری جائے جو اس سے بھی بڑی قربانی ہے۔ فرمایا ''جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 74۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا ''آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔... صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔... دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا ''نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 245۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے فرمایا ''نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دُور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جس قدر اصلاح اپنی کرے گا وہ اسی ذریعہ سے کرے گا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی نماز کے ذریعہ سے اصلاح ہوگی۔

پس ان بے شمار خزائن میں سے جو زمانے کے امام اور منادی نے ہمیں دیئے یہ چند باتیں ہیں جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھیں۔

ایک عید اُس وقت تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ اُس وقت دنیا بے چین تھی۔ دین کا درد رکھنے والے پریشان تھے۔ عیدیں مسلمان مناتے تھے لیکن ان عیدوں میں بھی وہ جو اسلام کا درد رکھنے والے تھے وہ بے چین تھے اور کسی مسیحا کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ آئے تو دین کے بیماروں کو شفا دے تا کہ وہ عید کی حقیقی خوشیاں منا سکیں۔ اس کا اظہار ہماری تاریخ میں ایک بزرگ منشی احمد جان صاحب کے حوالے سے بھی ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقویٰ اور عبادت اور مقام کا انہیں اِدراک حاصل ہو چکا تھا۔ آپ کے دعویٰ سے پہلے ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یہی لکھا کہ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

تا کہ ہم حقیقی عیدیں منا سکیں۔ ان بزرگ کی، منشی احمد جان صاحب کی وفات تو آپ کے بیعت لینے سے پہلے ہوگئی تھی۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 24-23 خطبہ بیان فرمودہ مورخہ 14 جنوری 1944ء) لیکن جنہوں نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جب بیعت کی تھی اور بعد میں بھی تو حقیقی عیدیں ان کی اُس وقت ہوئیں۔ یقیناً حقیقی عید تو اسی کی ہو سکتی ہے جو صحتمند بھی ہو اور اپنے پیاروں میں خوش باش بھی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے روحانی مریضوں کے علاج کے لئے، اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالنے کے لئے جب مسیحا بھیجا تو اس نے بہت سوں کو روحانی شفا بھی عطا کی اور اس کے بیشمار واقعات ہیں جو جماعت کی تاریخ میں محفوظ ہیں بلکہ اب تک ہو رہے ہیں۔ بعض واقعات مَیں وقتاً فوقتاً مختلف موقعوں پر بیان بھی کرتا رہتا ہوں۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ صداقت پا کر ہمیں چین اور سکون حاصل ہوا ہے اور حقیقی عید تو دل کا چین اور سکون ہی ہے۔ جو ہمیں آج خوشی پہنچی ہے اس سے پہلے کبھی آج تک نہیں پہنچی۔

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے یہ مثال دی تھی کہ دیکھو مجمع میں بہت سارے لوگ ہوں اگر کسی کا بچہ گم ہو جائے اور جب ایک دو گھنٹے کے بعد جب وہ بچہ باپ سے ملتا ہے تو بچے کو اور باپ کو کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھٹکا ہوا بندہ جب خدا تعالیٰ سے ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچتا ہے تو بندے کو بھی خوشی پہنچتی ہے اور خدا تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پس حقیقی عید اگر ہے تو یہی عید ہے۔ یہ عید اور جو ہماری ظاہری عیدیں ہیں، یہ اس حقیقی عید کی طرف رہنما ہے۔ عید بھی گھر میں اور وطن میں اچھی لگتی ہے۔ لوگ مسافر ہوں گھر سے باہر ہوں ان کی عیدیں بڑی پھسپھسی ہوتی ہیں۔ ایک شخص اگر جنگل میں ہو چاروں طرف درندے، ڈاکو ہوں، جان خطرے میں ہو اسے عید کی کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ عید تو اسی کی ہے جو گھر میں بھی ہو، اپنے بچوں کے ساتھ، بیوی کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ عید منا رہا ہو۔ دوستوں میں ہو خطرات سے محفوظ ہو اسی کی عید ہو سکتی ہے۔ جو انسان خدا کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے، ضلالت اور گمراہی کے جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے اس کی حقیقی عید کیا ہو سکتی ہے۔ عید تو خوشی کا نام ہے اور خوشی دل کے اطمینان، دل کی راحت سے پیدا ہوتی ہے۔ تمام محبتوں کا مرکز تو اللہ تعالیٰ ہے اور ہونا چاہئے۔ ایک مومن کے لئے اس سے کامل محبت چاہئے۔ پس خوشی بھی اسی کو حاصل ہوگی اور حقیقی عید بھی اسی کی ہوگی جو اپنے مولیٰ کے حضور پہنچا ہوگا کیونکہ تمام قسم کی راحتوں، خوشیوں، عیدوں کا سرچشمہ تو وہی پاک ذات ہے۔ پس یہی سچائی ہے جس کو ہمیں اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 2 صفحہ 10 خطبہ بیان فرمودہ مورخہ 20 اکتوبر 1915ء)

حقیقی عید اگر ہم نے منانی ہے تو اپنی روحانی صحت کا علاج کرتے ہوئے، اپنے آپ کو راستے سے بھٹکنے سے بچاتے ہوئے جس کے لئے ہم سب کو کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو شیطان سے بچانے والا اور صحیح راستے پر چلانے والا ہے اس لئے اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ زمانے کے امام کو مانا ہے پھر اس کی باتوں پر عمل کرنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی جوڑ سکیں اور اس طرح اپنی پیدائش کی غرض پوری کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہو گی۔ دعا میں ان لوگوں کو خاص طور پر یاد رکھیں جو اُمّت مسلمہ کے فرد ہونے کے باوجود گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس گمراہی میں پڑے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے، ہدایت کے سامان کرے۔ حکومتیں، حکومتی سربراہ عوام پر ظلم کر رہے ہیں اور مفاد پرست نام نہاد مذہبی لیڈر عوام کے جذبات غلط طور پر ابھار کر ان سے بھی ظلم کروا رہے ہیں اور ان پر بھی ظلم کروا رہے ہیں۔ عوام دونوں طرف سے پِس رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو ان ظلموں سے بھی نکالے، اس گمراہی سے اس ضلالت سے نکالے۔ یہ لوگ جو اپنی عید کی خوشیاں برباد کر رہے ہیں اور دوسروں کی عید کی خوشیاں بھی برباد کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مُنادی کی آواز نہ سن کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو عقل دے اور یہ صحیح راستے پر چلنے والے ہو جائیں۔

پھر اسیران راہِ مولیٰ بھی ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں جو بلا وجہ بعض دفعہ دشمنی کی وجہ سے اسیری کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ ان سب احمدیوں کے لئے دعا کریں جن پر احمدی ہونے کی وجہ سے دنیا کے کسی بھی ملک میں سختیاں کی جا رہی ہیں۔ مریضوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ مریضوں کو بھی شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ بعض بڑے نافع وجود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق دے کہ وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں۔ دنیا کی عمومی بے چینیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں۔ کسی بھی رنگ میں، کسی بھی مشکل میں گرفتار لوگوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مشکلات دور فرمائے۔ واقفین زندگی جو دنیا کے مختلف ممالک میں دین کی خدمت کر رہے ہیں ان سب کے لئے دعا کریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: دعا کر لیں۔

دعا کے بعد پھر فرمایا: آپ سب کو عید مبارک ہو اور دنیا میں رہنے والے سب احمدیوں کو عید مبارک۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆☆☆

بقیہ: جلسہ سالانہ سرینام

..........................از صفحہ نمبر 15

شامل ہوئے۔ اکثر مہمانوں نے افراد جماعت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی مساجد میں برملا کہتے ہیں کہ جلسہ کرنا قادیانی جماعت سے سیکھیں۔

ایمرانڈین گاؤں ماہو (Maho) کی چیف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم لوگ اپنے گاؤں سے بہت کم باہر جاتے ہیں اور اس طرح کے پروگرام میں پہلی بار شامل ہوئے ہیں، مگر یہاں ہمیں بہت اپنائیت پیار اور عزت ملی ہے، اور ہمیں باہر کی یہ دنیا بہت بھلی معلوم ہوئی ہے“۔

مسٹروم باکر بھی پروگرام کے معیار کی بار بار تعریف کرتے رہے، اور کہا کہ: ”میں سمجھا تھا ایک مسجد کی طرف سے دعوت آئی ہے، پتہ نہیں کیا سنائیں گے۔ لیکن جو سنا وہ مذہب اسلام کے بارے میں میرے خیالات کو تبدیل کرنے کے لئے کافی ہے“۔

پنڈت نیتن جگبندھن بھی پروگرام کے اختتام کے بعد واپسی تک بار بار شکریہ ادا کرتے رہے۔ انہوں نے سٹیج پر اپنی گفتگو کے دوران کہا تھا کہ آج ایک دوسری مصروفیت کی وجہ سے میں نے اس پروگرام میں شرکت سے معذرت کی تھی، لیکن پھر وہ مصروفیت چھوڑ کر آپ کے پروگرام میں آ گیا، اور بہت فائدے میں رہا۔

جلسے کے بعد کئی دن تک غیر از جماعت لوگوں اور مہمانوں کے ہاں ہمارے پروگرام کا چرچا رہا، اور مختلف ذرائع سے اس کی خبریں ملتی رہیں۔

میڈیا کوریج

امسال بھی مولا کریم نے ہماری حقیر کوششوں کو بے پناہ نوازا، اور پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ہمارے جلسے کو بہت کوریج ملی۔ اور تین اخبارات اور ایک ٹی وی چینل، دو ریڈیو اور چودہ آن لائن اخبارات نے جلسہ کی خبر مع تصاویر تفصیل سے شائع کی۔ ان اخبارات میں ملک کی سب سے معروف ویب سائٹ ”سٹارنیوز“ (Starnieuws) (Suriname ”سرینام ہیرالڈ“ (Herald)، روزنامہ (Dagblad (SURINAME داخ بلاد سرینام شامل ہیں۔ اس طرح کل 20 دفعہ جلسہ سالانہ کی خبر کی اشاعت ہوئی، اور میڈیا کے ذریعہ لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اکثر اخبارات نے ”احمدیہ مسلم جماعت کا کامیاب 38واں جلسہ سالانہ“ کے عنوان سے خبر شائع کی۔ اور جہاد کے حوالے سے جماعت کے مؤقف کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ شام کے اخبار روزنامہ (De West) نے سب سے زیادہ تفصیلی خبر شائع کی۔ تری شول ٹی وی (Trishul TV Ch.20) نے صدر صاحب جماعت کی جہاد والی تقریر کا اقتباس اور مہمان مقررین کے جماعت کے بارے میں تعریفی کلمات کو تفصیل سے نشر کیا۔ ایمرانڈین وفود کی پروگرام میں شمولیت کو میڈیا نے خاص طور پر کوریج دی۔ سٹار نیوز، سرینام ہیرالڈ اور جی ایف سی نیوز نے اپنے فیس بک پیج پر بھی جلسہ کی خبر کو Share کیا جسے سینکڑوں افراد نے پسند کیا۔ **الحمد للہ علیٰ ذلک**

خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں دن بہترین کھانا وافر مقدار میں تیار کر کے مہمانوں کو بہت وقار کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اس چیز کو بھی شاملین نے بہت سراہا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ محترم رفیع احمد علی جان صاحب کی قیادت میں افراد جماعت نے بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ دن رات کام کیا۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اس جلسہ کے دُور رس اور دیرپا نتائج ظاہر ہوں، اور اہل سرینام کو امام الزمان کو پہچاننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا ہو۔

”خود پُجاری کے ہاتھوں بُت توڑ دیئے جائیں گے“

منصور احمد زاہد مبلغ سلسلہ۔ ساؤتھ افریقہ

یہ فقرہ آج بھی میرے کانوں میں گونجتا ہے جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء تقریر کا ہے جو آپؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ اجتماع پر چودھویں صدی کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز پر فرمائی تھی جس میں حضور نے آنے والی صدی کو عظیم الشان غلبۂ اسلام کی صدی قرار دیا اور بُت پرستی کے خاتمہ اور توحید کے قیام کی خبر سُنائی۔ خاکسار کو براہ راست یہ تقریر سننے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور کی تقریر کے کم و بیش الفاظ ”خود پُجاری کے ہاتھوں بُت توڑ دیئے جائیں گے۔“ کے کئی معانی ہوں گے اور آئندہ آنے والا وقت مزید بتائے گا تاہم خاکسار اپنی معلومات قارئین کے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہے تا ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔

خاکسار کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1995ء سے 2014ء تک غانا مغربی افریقہ میں بطور مینیجر احمدیہ پریس اور پھر میدان عمل میں بطور مبلغ کام کرنے کا موقع ملا اور خاکسار کا قیام اکرا (Accra) پھر ایسٹرن ریجن یعنی Koforidua اور برانگ اہافو ریجن Techiman میں رہا۔ اس دور کے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

ہر چند کہ احمدیت کے نفوذ سے قبل غانا میں عیسائیت نے کافی کام کیا اور مقامی لوگوں کو اُن کے روایتی مذہب بُت پرستی وغیرہ سے منحرف کیا اور اپنے مذہب اور روایات کی طرف مائل کیا تاہم ابھی بھی غانا میں ایسے علاقے ہیں جہاں لوگ مقامی مذہب پر قائم ہیں اور اپنی قدیم روایات جاری رکھے ہوئے ہیں اُن میں سے کئی ایک ایسے ہیں جو چرچ بھی جاتے ہیں اور گھر میں آ کر بُتوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک علاقہ غانا کے ہمسایہ ملک ٹوگو (Togo) کے ساتھ لگتا ہے اور وولٹا ریجن کہلاتا ہے یہاں کے دو نوجوانوں عبدالرحمن اور ابراھیم صاحبان نے جو کہ AGBEVE بھی کہلاتے ہیں سیکنڈری سکول کی عمر میں احمدیت کی تبلیغ مقامی داعیان الی اللہ سے سنی اور بت پرستی سے توبہ کی اور توحید کے علمبردار بن گئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے خاندان کے روایتی بت توڑے گو والد صاحب اور خاندان والوں کی ناراضگی بھی مول لی اور مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا تاہم اللہ تعالیٰ نے ان کے والد صاحب کو بذریعہ خواب سچائی دکھائی اور وہ خود اور پھر باقی خاندان بھی احمدی ہو گیا۔ یہ ددنوں بھائی پُرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ عبدالرحمن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بہت ترقی دی، معمولی کاروبار دیسی جڑی بوٹیوں کی فروخت میں ترقی کی اور اب اکرا میں ایک چھوٹا ہسپتال چلا رہے ہیں۔

مقامی داعیان الی اللہ کی مدد سے مزید علاقوں میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا اور اسی وولٹا ریجن کے جنوبی علاقہ اکرا سے 166 کلومیٹر کے فاصلہ پر AGBOZUME ٹاؤن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں نفوذ ہوا اور لوگوں نے بت پرستی سے توبہ کی۔ خاکسار کو اکرا میں قیام کے دوران اس علاقہ میں چند مرتبہ جانے کا موقع ملا۔ اس کی وجہ جماعت کی دو تعمیر شدہ مساجد میں کلمہ طیّبہ اور قرآنی آیات کا لکھنا تھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں علیم محمود صاحب مبلغ سلسلہ آسا کورے سیکنڈری سکول اور خاکسار کی ڈیوٹی لگی اور ان دو مساجد میں لکھائی کا کام کیا۔ اور مقامی لوگوں سے جو بت پرستی سے تائب ہوئے تھے ملنے کا بھی موقع ملا۔ اس علاقہ میں جب آپ جائیں تو اکثر گھروں کے آگے بت نظر آتے ہیں۔ یہاں کے مکین سخت توہّم پرست ہیں اور اجنبی کے گھر سے پانی تک نہیں پیتے، ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ زہر نہ ڈال دے۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جو دوسروں کو دکھ میں مبتلا کر کے مزا لیتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اِنہیں میں سے سعید روحوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق دی۔

اکرا سے جب آپ سالٹ پانڈ کی طرف جانے والی سڑک لیں تو ایک بڑا ٹاؤن Kasoa آتا ہے یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی جماعت ہے اس ٹاؤن سے ایک چھوٹی سڑک نکلتی ہے جس پر چھوٹے دیہات ہیں جن میں ایک قصبہ Lumnava ہے یہاں پر ایک بہت بڑی تعداد Eve قبیلہ کے لوگوں کی ہے جو کہ وولٹا ریجن سے آ کر آباد ہوئے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ان کی اکثریت ابھی تک بت پرست ہی ہے۔ چنانچہ اس علاقہ میں بھی مکرم عبدالرحمن اگبوے صاحب اور دیگر داعیان الی اللہ جن میں Kasoa کے ایک انتہائی معزز احمدی مکرم ابراہیم بُونسو صاحب کی کاوشوں سے احمدیت کا نفوذ ہوا اور Lumnawa کے بت پرستوں کے بڑے لیڈر نے احمدیت قبول کر لی اور اس کے ساتھ بہت سارے اور لوگوں نے بھی۔ اس چیف پریسٹ نے خود بڑا بت توڑ دیا اور جماعت کو کہا کہ اس جگہ پر مسجد بنائے۔ چنانچہ الحاج ابراہیم صاحب کی مدد سے وہاں مسجد بنائی گئی اور بجائے بت پرستی کے توحید کی صدا بلند ہونی شروع ہوئی۔ خاکسار کو اس علاقے میں سرکٹ کانفرنس میں جانے کا موقع ملا اور مسجد دیکھی۔

خاکسار جن دنوں میں ایسٹرن ریجن میں متعین تھا ابتدائی دورہ پر گیا تو Nkawkaw سرکٹ کی ایک جماعت Monsie کے صدر صاحب نے بتایا کہ تمام ابتدائی احمدی بت پرست تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بت توڑے تھے۔ اسی ایسٹرن ریجن کا ایک سرکٹ Aframplain ہے اس علاقہ میں جانے کے لئے فیری کے ذریعہ دریا عبور کرنا پڑتا ہے اس علاقہ میں بھی وولٹا ریجن سے آئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے اور یہاں پر بھی جو جماعتیں بنی ہیں وہ اُن لوگوں پر مشتمل ہیں جو بت پرستی سے تائب ہوئے اور توحید قبول کی۔

برانگ اہافو کے ایک سرکٹ kintampo کے ایک دُور کے اندرونی علاقہ میں جانے کا موقع ملا۔ اس علاقہ میں داعیان الی اللہ نے تبلیغ کی تھی اور جماعت کا نفوذ ہوا تھا۔ وہ گاؤں اکثر بت پرست تھا اور حسب روایت ہر گھر کے سامنے یا اندر بت رکھے ہوئے تھے تاہم انہیں میں سے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہ توحید کے علمبردار بن گئے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خلفاء احمدیت کی بیان فرمودہ باتوں کو پورا ہوتے ہوئے دکھا رہا ہے جو اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ انشاء اللہ پندرھویں صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ جس میں ہر قسم کے بت خود ان کے پجاریوں کے ہاتھوں سے پاش پاش کر دیئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ غلبہ کے دن ہمیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو دکھائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب شہید آف نوابشاہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5 مارچ 2012ء میں مکرم چودھری محمد اکرم صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے جنہیں نوابشاہ میں 29 فروری 2012ء کی دوپہر گھر کے نزدیک ہی موٹرسائیکل پر سوار دونامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا اور آپ ہسپتال کے راستہ میں ہی شہید ہوگئے۔ اس واقعہ میں آپ کا نواسہ عزیزم منیب احمد بعمر 18 سال بھی زخمی ہوا جسے کولہے میں گولی لگی اور آنتوں تک پہنچ گئی۔

مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب کے خاندان کا تعلق گوکھووال ضلع فیصل آباد سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ کی بیعت سے ہوا۔ مرحوم گوکھووال میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر 80 سال تھی۔ آپ اپنے بھائیوں اور والدصاحب کے ساتھ خانپور میں واقع اپنی آبائی زمین پر زمیندارہ کرتے تھے۔ پھر 1960ء میں زمین بیچ کر نوابشاہ چلے گئے اور وہاں اپنے آڑھت کے کاروبار کے ساتھ ساتھ لمبا عرصہ تک جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ تقریباً 35 سال بطور سیکرٹری مال نوابشاہ ضلع اور شہر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اسی طرح نائب امیر ضلع نوابشاہ کے طور پر بھی خدمات بجالاتے رہے۔ مرحوم 2005ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ آسٹریلیا میں اپنے بچوں کے پاس چلے گئے تھے۔ گزشتہ سال نومبر سے پاکستان آئے ہوئے تھے۔

شہید مرحوم بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ عبادت گزار، تہجد کا باقاعدہ اہتمام کرنے والے، انتہائی زیرک اور معاملہ فہم انسان تھے۔ بڑے فرض شناس تھے۔ جماعت کا بہت زیادہ درد رکھنے والے تھے۔ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے عشق رکھنے والے، خطبات کو بڑے غور سے اورشوق سے باقاعدہ سنتے تھے۔ عہدیداران کی اطاعت کا جذبہ بھی آپ میں بہت زیادہ تھا۔ نادار اور غربا کی فہرست تیار کرواکر بلاامتیاز احمدی وغیراز جماعت سب کی باقاعدہ مالی مدد کیا کرتے تھے۔ اسی طرح نوابشاہ کا ایک سنٹر جو کہ کافی عرصہ سے بند تھا، آپ نے بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ کھلوایا اور پھر اس کی تعمیر کے حوالے سے اخراجات برداشت کئے۔ آپ بڑے سادہ مزاج، خوش لباس، خوش گفتار، مہمان نواز اور منکسرالمزاج تھے۔ آپ کی عائلی زندگی مثالی تھی۔

آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا اور معاشرے میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ بہت نڈر انسان تھے اور زندگی کی مشکلات کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ نے اپنی اہلیہ کو قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھنا سکھایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر نفلی روزہ باقاعدگی کے ساتھ رکھتے تھے۔ مرحوم میں یہ نمایاں خوبی تھی کہ آپ اپنے والدین، بزرگوں، نظام جماعت اور خلیفہ وقت کی اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھے۔

مرحوم کی شادی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب ماکھنڈ نزد باندھی ضلع نوابشاہ کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں جو سب شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔

مرحوم خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ امانتاً ربوہ کے عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2012ء میں شہید مرحوم کا تفصیلی ذکرخیر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو شہادت کا بہت شوق تھا۔ ان کی بہو کا بیان ہے کہ کسی کی شہادت کی خبر سنتے تو کہتے کہ یہ اعزاز تو مقدّر والوں کو ملتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کردی۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد اُن کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

...❁...❁...❁...

مکرم ماسٹر راجہ ضیاءالدین جنجوعہ صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28 مارچ 2012ء میں مکرم لطیف احمد صاحب کے قلم سے مکرم راجہ ضیاء الدین جنجوعہ صاحب شہید کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار 1950ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کی پانچویں جماعت میں داخل ہوا تو اس کے انچارج محترم راجہ ضیاء الدین جنجوعہ صاحب تھے۔ بڑی شفقت اور پیارے انداز میں بچوں پر توجہ فرماتے تھے۔ ہر طالبعلم پر فرداً فرداً نگاہ رکھتے تھے۔ جو زیادہ کمزور ہوتے تھے ان پر زیادہ شفقت فرماتے۔ ان میں عصہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ہر بچہ بھی اپنے شفیق ماسٹر صاحب سے پیار کرتا تھا۔ 1952ء میں سکول ربوہ منتقل ہو گیا۔ ماسٹر صاحب محترم 1970ء میں پنشن پر ریٹائر ہو گئے۔ چونکہ صحت اچھی تھی اس لئے حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے آپ کو محمود آباد سندھ کے سکول میں تعینات فرمادیا اور آپ وہاں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ بعدازاں ربوہ تشریف لے آئے۔

قیام پاکستان کے موقع پر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کی تحریک پر محترم راجہ ضیاء الدین صاحب اپنی سرکاری ملازمت چھوڑ کر حاضر ہوگئے تھے۔ اور معمولی تنخواہ پر صابرو شاکر ہوگئے۔

1974ء میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف فسادات کی آگ بھڑکائی گئی تو کئی نوجوانوں پر مقدمہ دائر کرکے سرگودھا جیل میں بھجوا دیا گیا۔ ان میں آپ کے بیٹے مکرم راجہ نعیم احمد صاحب بھی شامل تھے۔ جیل میں جانے والوں کو دو ماہ تک کسی سے ملاقات کی اجازت نہ ملی۔ جب اجازت مل گئی تو سب افراد کے عزیز واقارب اور بزرگ ملاقات کی غرض سے سرگودھا گئے۔ دوران ملاقات آپ نے بیٹے کو تسلّی دی کہ قید کے دن بیشک کٹھن ہیں لیکن عارضی ہیں اور اس راہ میں اگر جان بھی چلی جائے تو سعادت اور خوش نصیبی ہے۔ پھر بعد ملاقات سب افراد ربوہ واپس آنے کے لئے سرگودھا ریلوے سٹیشن پہنچے تو وہاں شرپسندوں نے فائرنگ کردی اور محترم ماسٹر صاحب نے سر میں گولی لگنے سے شہادت پائی۔

محترم ماسٹر صاحب کے فرزند راجہ نعیم احمد صاحب میٹرک پاس کرکے کچھ عرصہ جماعتی دفاتر میں کام کرتے رہے۔ بعدازاں مشرقی پاکستان میں ملازمت کی اور بنگلہ دیش بنا تو واپس ربوہ آکر نعیم جنرل سٹور کے نام سے اپنا کاروبار شروع کردیا۔ میاں بیوی دونوں نظام وصیت سے منسلک تھے ہی اور جونہی کوئی بچہ یا بچی بلوغت کی عمر کو پہنچتا تو اُسے بھی نظام وصیت میں شامل کردیتے۔ چنانچہ نو کے نو بچے بھی نظام وصیت سے منسلک ہیں اور سب بچے اپنے اپنے گھروں میں خوش باش زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ خود لمبے عرصہ سے جماعت کینیڈا کے دفاتر میں بطور والنٹیئر متفرق خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مکرم راجہ نعیم احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی کا گھر میرے بہنوئی مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کے گھر کے نزدیک تھا اور چوہدری صاحب موصوف روزانہ مکھن اور لسّی حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں میرے ہاتھ بطور تحفہ بھجواتے تھے۔ ایک دن حضرت مولانا کی نظر شفقت مجھ پر پڑی تو اپنے پاس بلوایا۔ اُس وقت وہاں حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ بھی تشریف فرما تھے۔ پوچھا: بیٹا! کیا حال ہے اور کیا کرتے ہو؟ جواباً عرض کیا کہ پڑھتا ہوں اور چند دنوں بعد دسویں کا امتحان دینا ہے لیکن دو مضامین میں کمزور ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آؤ دعا کرلیتے ہیں۔ چنانچہ بعد دعا فرمایا کہ ہلکی سی روشنی ہوئی ہے۔ پاس تو ہوجاؤ گے لیکن نمبر تھوڑے آئیں گے۔ چنانچہ جب نتیجہ نکلا تو میری تھرڈ ڈویژن تھی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا نے فرمایا کہ تمہاری عمر کافی لمبی ہوگی 100 سال کے لگ بھگ۔ سوالحمدللہ خاکسار صحت، اولاد اور دینی خدمات سے بھرپور زندگی گزار رہا ہے۔ اس وقت عمر 75 سال ہے۔

مکرم راجہ صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ ربوہ کے قیام کے اوّلین دنوں کی بات ہے کہ سقّہ صاحبان نزدیکی آبادی احمدنگر سے یا دریا سے پانی لاکر فروخت کرتے تھے۔ ایک دن ہمارے محلہ میں لجنہ کا اجلاس تھا جس میں حضرت امّاں جانؓ بھی تشریف لائیں۔ دوران اجلاس آپؓ نے پانی طلب فرمایا۔ اتفاقاً میری والدہ اپنے گھر سے پانی اجلاس میں لے کر گئی تھیں اور انہوں نے وہ حضرت امّاں جانؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ نوش فرمانے پر اُن کو محسوس ہوا کہ یہ پانی ذائقہ میں اچھا ہے۔ دریافت فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آیا ہے؟ تو میری والدہ نے بتایا کہ یہ پانی میرا بیٹا عزیزم نعیم احمد ریلوے کے انجن سے لاتا ہے۔ اُس وقت تقریباً سارے انجن اُن لوگوں کے برتنوں میں پانی دے دیتے تھے جو سٹیشن پر حاضر ہوتے تھے۔ حضرت اماں جانؓ نے یہ سُن کر مجھے اپنے گھر بلایا اور نہایت پیارے سے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ بیٹا آج سے میرے لئے بھی انجن سے پانی لایا کرو۔ اور مجھے ایک سٹیل کی بالٹی ڈھکن والی دی اور نصیحت فرمائی کہ جونہی بالٹی بھر جائے ڈھکن فِٹ کرکے گھر تک احتیاط سے لانا۔ چنانچہ حسب ہدایت حضرت امّاں جانؓ یہ خدمت کافی دنوں تک کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اس پانی کو ابال کر الائچی اور دارچینی شامل کرکے حضرت مصلح موعودؓ کو بھی پلانا شروع کیا تو اس پانی سے حضرت خلیفۃالمسیح الثانی کو بھی فائدہ ہوا۔ میں یہ خدمت کرتا رہا اور دعاؤں کا ایک ذخیرہ میرے حق میں جمع ہوتا رہا جو آج تک میرے لئے باعث برکت ہے۔

...❁...❁...❁...

مکرم مقصود احمد صاحب شہید آف ربوہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 12 مارچ 2012ء میں مکرم مقصود احمد صاحب آف ربوہ کی شہادت کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ مکرم محمد ادریس صاحب آف کرونڈی ضلع خیرپور کے بیٹے تھے۔ 7 مارچ 2012ء کی سہ پہر آپ کو نوابشاہ کے بازار میں دونامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ تدفین ربوہ میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 مارچ 2012ء کے خطبہ جمعہ میں شہید مرحوم کا ذکرخیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم مقصود احمد صاحب کے خاندان کا تعلق قادیان کے قریبی گاؤں بھٹیاں گوت سے تھا۔ آپ کے دادا محترم مولوی عبدالحق نور صاحب نے 1934ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔ انہیں زمینداری کا وسیع تجربہ تھا اس لئے انہیں ناصرآباد، محمودآباد اور سندھ کی دوسری اسٹیٹس کی نگرانی پر مقرر کیا گیا۔ 1942ء میں وہ کرونڈی منتقل ہوگئے جہاں 21 ستمبر 1966ء کو اُنہیں شہید کردیا گیا۔

مکرم مقصود احمد صاحب کرونڈی ضلع خیرپور میں 1953ء میں پیدا ہوئے۔ 1972ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ساتھ زمینداری بھی کرتے رہے۔ 1983ء میں ربوہ شفٹ ہوگئے اور تب سے تاوقتِ شہادت راجہ ہومیوکیورٹیو کمپنی کے ساتھ بطور سیلزمین کام کررہے تھے۔ آپ موصی تھے اور عمر تقریباً 58 سال تھی جب شہادت پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور تبلیغ کا شوق اپنے دادا سے ورثہ میں پایا تھا۔ انتہائی ملنسار، محبت کرنے والے اور صفائی پسند انسان تھے۔ خدمت خلق کے کاموں میں خوب حصہ لیتے۔ مستحقین کو مفت دوا دے دیا کرتے تھے۔ خلافت سے عشق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃالرشید شوکت صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 10 مارچ 2012ء میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

نہ بَین کوئی نہ ماتم نہ کوئی آہ و بکا
جلوس نکلا کہیں اَور نہ کوئی نعرہ لگا
توقع اُن کو بھی اجر و ثواب کی ہوگی
جنہوں نے معبدوں کو قتل گاہ میں بدلا
بہت سی آنکھیں بھر آئی ہیں قتلِ ناحق پر
خدا گواہ کہ انسانیت کا قتل ہوا
ہمارا نام و نشاں جو مٹانے نکلے تھے
کسی کو آج تک اُن کا کوئی نشاں نہ ملا
تعصّبات کا طوفاں ہے حشر خیز مگر
ہِلا نہیں ہے ذرا سا بھی شجرِ صد سالہ
زمیں پہ کتنے خدا تھے جو رزقِ خاک ہوئے
کوئی خدا نہیں باقی میرے خدا کے سوا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 15, 2017 – December 21, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 15, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat: Verses 1-41 of Surah Al-Qiyaamah, verses 1-32 of Surah Ad-Dahr and verses 1-51 of Surah Al-Mursalaat.
00:35 Dars-e-Tehreerat
00:50 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
01:20 Inauguration of Baitul Wahid Mosque: Recorded on February 24, 2012.
02:05 Tehrik-e-Jadid
02:25 In His Own Words
03:00 Spanish Service
03:35 Pushto Muzakarah
04:20 Tarjumatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 123 - 129. Session no. 109, recorded on January 4, 1996.
05:25 Seekers Of Treasure
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 18-44.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 30.
07:00 Beacon Of Truth: Recorded on November 6, 2016.
07:45 The Concept Of Bai'at
08:00 Shaan-e-Khatamul Ambiya
09:00 Huzoor's Reception in Australia: Recorded on October 18, 2013.
09:35 Importance Of Higher Education
10:10 In His Own Words
10:40 Noor-e-Mustafawi
11:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35 Tilawat [R]
11:55 Seerat Sahaba Rasool
12:30 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:00 Live Friday Sermon
14:00 Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on December 25, 2014.
15:30 Shaan-e-Khatamul Ambiya [R]
16:15 The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (ra)
16:30 Friday Sermon [R]
17:45 The Significance Of Flags
18:00 World News
18:15 Rishta Nata Ke Masa'il
18:30 Beacon Of Truth [R]
19:30 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
20:00 Huzoor's Reception in Australia [R]
21:10 In His Own Words [R]
21:40 Shaan-e-Khatamul Ambiya [R]
22:30 Friday Sermon [R]
22:45 The Life Of Hazrat Khalifatul Masih V (ra) [R]

Saturday December 16, 2017

00:00 World News
00:30 Tilawat
00:45 A Brief History Of Denmark
01:00 Yassarnal Qur'an
01:25 Huzoor's Reception in Australia
02:35 In His Own Words
03:10 Beacon Of Truth
04:05 Friday Sermon
05:15 Introduction To Waqf-e-Jadid
05:30 Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00 Tilawat: Surah Yoonus, verses 45-76.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:00 Roshan Hui Baat
07:30 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on December 15, 2017.
10:15 In His Own Words
10:40 Dua-e-Mustaja'ab
11:15 Indonesian Service
12:15 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:15 Bangla Shomprochar
15:20 Qur'anic Archaeology
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:30 Roshan Hui Baat [R]
19:00 Open Forum [R]
19:30 Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05 Huzoor's Jalsa Salana UK Address: Recorded on August 1, 2010.
21:35 International Jama'at News [R]
22:25 Friday Sermon [R]
23:35 Qur'anic Archaeology [R]

Sunday December 17, 2017

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:40 Dars-e-Hadith
00:55 Al-Tarteel
01:25 Huzoor's Jalsa Salana UK Address
02:55 In His Own Words
03:20 Roshan Hui Baat
03:45 Open Forum
04:15 Friday Sermon
05:25 Qur'anic Archaeology
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 30.
07:00 Rah-e-Huda: Recorded on December 16, 2017.
08:35 The Review Of Religions
09:05 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 12, 2017.
10:10 Seekers Of Treasure
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat [R]
12:15 Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon [R]
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on November 2, 2014.
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:10 In His Own Words [R]
16:45 Ghazwat-e-Nabi
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Story Time
19:00 Live Face2Face
20:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:40 The Review Of Religions [R]

Monday December 18, 2017

00:10 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:25 Ghazwat-e-Nabi
02:55 Hamdiyya Majlis
03:20 Friday Sermon
04:40 Seekers Of Treasure
05:30 The Review Of Religions
06:00 Tilawat: Surah Hood, verses 7-41.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 8, 1997.
08:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
08:25 Seerat-un-Nabi
08:50 Huzoor's Reception In Brisbane: Recorded on October 23, 2013.
10:00 In His Own Words
10:35 Kids Time
11:05 Friday Sermon: Recorded on July 7, 2017.
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Hadith [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on January 13, 2012.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Huzoor's Reception In Brisbane [R]
16:30 International Jama'at News
17:25 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Somali Service
18:55 Seerat-un-Nabi [R]
19:25 Kids Time [R]
20:00 Huzoor's Reception In Brisbane [R]
21:20 Qasas-ul-Ambiyaa
22:25 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:30 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday December 19, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:20 Huzoor's Reception In Brisbane
02:40 The Significance Of Flags
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
05:35 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat: Surah Hood, verses 42-84.
06:20 Dars-e-Tehreerat
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 31.
06:40 Liqa Ma'al Arab: Recorded on June 5, 1996.
08:00 Story Time
08:15 Art Class
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Recorded on November 12, 2017.
10:00 In His Own Words
10:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf
11:05 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 15, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:30 Face2Face: Recorded on December 17, 2017.
17:30 Seerat-un-Nabi
18:00 World News
18:20 Story Time [R]
18:40 Art Class [R]
19:05 Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
19:45 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
21:00 In His Own Words [R]
21:30 Memories Of Chaudhary Zafrullah Khan (ra)
22:20 Liqa Ma'al Arab [R]
23:55 World News

Wednesday December 20, 2017

00:15 Tilawat
00:25 Dars-e-Tehreerat
00:40 Yassarnal Qur'an
00:55 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:15 In His Own Words
03:00 Face2Face
03:55 Liqa Ma'al Arab
05:05 Memories Of Chaudhary Zafrullah Khan (ra)
06:00 Tilawat
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 7.
07:00 Question And Answer Session: Recorded on May 17, 1984.
08:00 Pakistan National Assembly 1974
09:00 Huzoor's Address At Khuddam Ijtema UK: Recorded on September 26, 2010.
10:05 In His Own Words
10:35 Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:00 Indonesian Service
12:05 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 15, 2017.
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Huzoor's Address At Khuddam Ijtema UK [R]
16:10 Servants Of Allah
17:30 Live Arabic Service
19:35 World News
19:50 L'Islam En Questions
20:20 Huzoor's Address At Khuddam Ijtema UK [R]
21:25 Servants Of Allah [R]
22:30 Question And Answer Session [R]
23:30 Islami Mahino Ka Ta'aruf

Thursday December 21, 2017

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Huzoor's Address At Khuddam Ijtema UK
02:30 In His Own Words
03:05 Pakistan National Assembly 1974
04:00 Question And Answer Session
04:55 Servants Of Allah
06:05 Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 64-92.
06:15 Dars-e-Tehreerat
06:40 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 15.
07:00 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on January 10, 1996.
08:05 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
08:25 One Minute Challenge
09:00 Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque: Recorded on March 18, 2012.
10:30 Pakistan in Perspective
11:05 Japanese Service
10:20 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat [R]
12:15 Dars-e-Tehreerat [R]
12:40 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
14:05 Beacon Of Truth: Recorded on February 8, 2015.
15:10 Inauguration Of Baitul Ghafoor Mosque [R]
16:30 Persian Service [R]
17:00 Seekers Of Treasure
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:20 Pakistan In Perspective [R]
18:55 Open Forum
19:30 Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words
21:40 Seekers Of Treasure [R]
22:25 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:25 One Minute Challenge [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 15 December 2017 | Issue No. 50

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یُوکے منعقدہ (28 تا 30 جولائی 2017ء) کے موقع پر دنیا کے مختلف ممالک سے وفود کی آمد اور جلسہ میں شمولیت

مختلف ممالک سے آنے والے امراء جماعت، نیشنل صدران، مبلغین انچارج صاحبان اور دیگر عہدیداران کی حضور انور ایدہ اللہ سے دفتری ملاقاتوں میں تعلیمی، تربیتی، تبلیغی پروگراموں، مساجد و مشن ہاؤسز کی تعمیر اور دیگر متفرق امور سے متعلق ہدایات کا حصول۔

امریکہ، کبابیر، ڈنمارک، ماریشس، آسٹریلیا، جمیکا، مصر کے نمائندگان اور ہیومینٹی فرسٹ یُوکے کے چیئرمین کی حضور انور سے الگ الگ دفتری ملاقاتیں۔ پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت اور عبدالوہاب آدم ایوارڈ اور عبدالرحیم نیّر ایوارڈز کی تقسیم۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ایّام میں غیر معمولی مصروفیات کا مختصر ذکر۔

عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

قسط نمبر 5

6/اگست 2017ء بروز اتوار

جلسہ سالانہ کے موقع پر جہاں مختلف ممالک سے آنے والے وفود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پاتے ہیں وہاں ان ممالک سے آنے والے امراء کرام، نیشنل صدران اور مبلغین انچارج صاحبان اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پاتے ہیں اور اپنی ان ملاقاتوں میں آئندہ سال کے پروگرام تبلیغی و تربیتی پلاننگ، مساجد، مشن ہاؤسز کی تعمیر اور اپنے ملک کے دیگر منصوبے اور متفرق امور و معاملات پیش کرکے ہدایات حاصل کرتے ہیں۔

آج اسی پروگرام کے مطابق بعض جماعتی عہدیداران و مبلغین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔

☆ سب سے پہلے **عبداللہ ڈبا صاحب (مربی سلسلہ، امریکہ)** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

موصوف گیمبین ہیں اور سال 2015ء میں جامعہ یُوکے سے شاہد کا امتحان پاس کرکے فارغ التحصیل ہوئے۔ ان کا تقرر امریکہ ہوا تھا۔ موصوف گیمبیا سے ہی براہِ راست امریکہ گئے تھے اور امسال امریکہ سے جلسہ سالانہ یُوکے میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔

موصوف نے امریکہ میں اپنے کام اور پروگراموں کے حوالہ سے ہدایات حاصل کیں اور ان کی یہ ملاقات دس بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں مکرم **امیر صاحب جماعت احمدیہ کبابیر** نے دفتری ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ امیر صاحب نے MTA العربیہ پر چلنے والے عربی پروگراموں اور الحوار المباشر پروگرام کے حوالہ سے حضور انور سے رہنمائی حاصل کی اور آئندہ کے پروگراموں کے حوالہ سے اپنا لائحہ عمل پیش کیا۔

☆ اس کے بعد **امیر صاحب ڈنمارک** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی اور ڈنمارک جماعت کے حوالہ سے مختلف امور پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

امیر صاحب ڈنمارک نے عرض کیا کہ آجکل میڈیا میں ہم جنس پرستی کے حوالہ سے کافی سوالات کئے جاتے ہیں اور جب ان سوالات کا جواب دیا جاتا ہے تو وہ اس جواب کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب نکال کر شائع کر دیتے ہیں۔ ان کو کس طرح جواب دیا جا سکتا ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ کو کہنا چاہئے کہ میں ایک religious minister ہوں۔ میں نے اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق اور اپنے مذہب کی کتاب کے مطابق جواب دینا ہے کہ قرآن کریم ہم جنس پرستی کو جائز قرار نہیں دیتا۔ نہ صرف قرآن کریم اس کو جائز قرار نہیں دیتا بلکہ بائبل کی تعلیم بھی اس کے خلاف ہے اور بائبل بھی اس کو جائز تسلیم نہیں کرتی۔

باقی جہاں تک سزا کا تعلق ہے تو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ایک قومی اور رسمی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ملی تھی۔

☆ اس کے بعد سید احمد یحییٰ صاحب **(چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یوکے)** نے ملاقات کی سعادت پائی اور ہیومینٹی فرسٹ کے حوالہ سے مختلف منصوبہ جات اور معاملات پیش کرکے ہدایات حاصل کیں۔

ہیومینٹی فرسٹ جو کہ گزشتہ 23 سال سے خدمتِ انسانیت میں مصروف ہے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 52 ممالک میں رجسٹر ہو چکی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ انگلستان کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ جرمنی، امریکہ اور کینیڈا نے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں غیر معمولی خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ ان چاروں ممالک کی ہیومینٹی فرسٹ تنظیموں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کرکے بڑے وسیع پیمانہ پر ضرورتمندوں، متاثرین اور غرباء کی مدد کی ہے۔

صرف گزشتہ ایک سال کے دورانِ ہی 18 ممالک میں قدرتی آفات اور خانہ جنگی میں 73 ہزار 636 متاثرین کی مدد کی گئی۔ ان کو کھانے پینے کی اشیاء، طبی معاونت اور شیلٹر وغیرہ فراہم کیا گیا۔ اسی طرح ملک ہیٹی میں طوفان، ایکواڈور میں زلزلہ، قحط مشرقی افریقہ، جاپان زلزلہ، سیریا خانہ جنگی، فلنٹ واٹر کرائسس یو ایس اے، صوبہ بہار بھارت میں سیلاب، نائیجیریا اور کیمرون میں IDPs اور مختلف ممالک میں مہاجرین کی بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

مجموعی طور پر دورانِ سال 2 لاکھ 63 ہزار 76 غریب ضرورتمند اور بے گھر افراد کے لئے خوراک اور دیگر بنیادی ضروریات کا انتظام کیا گیا۔

☆ Water for Life سکیم کے تحت اب تک 2540 پانی کے پمپ لگائے جا چکے ہیں جن سے 3.8 ملین افراد استفادہ کر رہے ہیں۔

☆ Knowledge for Life سکیم کے تحت Humanity First افریقن ممالک میں 22 سکول

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں